Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries
and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-
ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

در شعر عربی				در ترجمۂ لفظی		در شعر اردو	
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح
۴۷	۲	اس سطر کے بعد یہ شعر ہے جو چھپنے سے رہ گیا		اس سبب سے کالیستادہ تھا وہاں قرآندہ شیر		حبس سے تھی تشنگو آمد شد لبِ خلقِ خدا	
؍؍	۶	•	•	غیر نصرت یافتہ نہو	غیر نصرت یافتہ ہو		
؍؍	۱۷	•	•	مراد لے کے اراد معجزہ سے	مرادمی کے آرزو معجزہ سے	•	•
۴۸	۱۰	•	•	گردن دی سینے	گردن میری میں	•	•
۴۹	۳	•	•	امار	امارہ	•	•
؍؍	۵	•	•	•	•	ماکے	بدے
؍؍	۶	یکین	یکِن	•	•	•	•
؍؍	۷	•	•	پوتا ہے	ہوتا ہے		
؍؍	۹	•	•	•	•	خود	خرد
؍؍	۱۲	•	•	حمد	محمد	•	•
؍؍	۱۴	•	•	حان	پیمان	•	•
۵۰	۹	•	•	حسایہ	ہمسایہ	•	•
؍؍	۱۰	•	•	•	•	رامی	راجی
۵۱	۳	الغد	الغنی	•	•	•	•
؍؍	۴	•	•	حاصل سرور سے	حاصل ہوئے آن سرور سے	•	•
؍؍	۴	•	•	جاتا ہے	جماتا ہے	•	•
۵۲	۳	•	•	نوے کا	تیرے کا	•	•
؍؍	۵	•	•	جاہ مرے	جاہ تیرے	•	•
؍؍	؍؍	•	•	عطائے میرے سے	عطائے تیرے سے	•	•
؍؍	؍؍	•	•	معلومات میری	معلومات تیری	•	•
۵۳	۱	•	•	امت کہ	مت کر	•	•
؍؍	۱۳	•	•	سرورہا	بسرورہا	ببامی	تمامی
؍؍	۱۵	•	•	•	•	آرزو دل ہم	آرزوئے دل تمام

صفحہ	سطر	در شعر عربی — غلط	در شعر عربی — صحیح	در ترجمہ لفظی — غلط	در ترجمہ لفظی — صحیح	در شعر اردو — غلط	در شعر اردو — صحیح
۲۷	۱	•	•	اسکو	اُنکو	•	•
″	۳	•	•	نہ	یہ	•	•
″	۳	•	•	کوراکاہ	بعداکاہ	•	•
″	۱۶	•	•	نسبت	سبب	•	•
۲۹	۱۱	•	•	سکانہ	شگفتہ	•	•
″	۱۵	•	•	اُسکو خیر و کرم سے	اُسکو غار حیر و کرم سے	•	•
″	۱۷	•	•	اُس نمار سے	اُس غار میں	•	•
۳۰	۲	•	•	اونیر	اوپر	•	•
″	۱۷	•	•	چاہنے سے	چاہیئے	•	•
۳۱	۵	•	•	بہترین ہاتھ کے	بہترین ہاتھ سے	•	•
۳۲	۲	•	•	•	•	[illegible]	جس
۳۳	۷	•	•	رتبہ	رشتہ	•	•
″	۱۴	•	•	•	•	حاجت	جانب
۳۴	۱	ہی وتخبرنا	وہی تخبرنا	•	•	•	•
″	۶	•	•	•	•	ارکم	ارم
″	۱۵	•	•	سلوک	شکوک	•	•
″	۱۵	•	•	طلبت کیا کوئی حاکم نا انصافی سے	طلب کر کوئی حاکم نا انصاف سے	•	•
″	۱۲	•	•	شدید الغزت	شدید الغیرت	•	•
″	۱۲	•	•	زبان محارم	زنان محارم	•	•
۳۶	۱	•	•	علالت	ملامت	•	•
۳۸	۳	•	•	حرم مکہ کے	حرم مکہ سے	•	•
۴۴	۱۴	•	•	•	•	لوکیا	گوکیا
۴۶	۱	•	•	سلام	اسلام	•	•

صفحہ	سطر	در شعر عربی: غلط	در شعر عربی: صحیح	در ترجمہ لفظی: غلط	در ترجمہ لفظی: صحیح	در شعر اردو: غلط	در شعر اردو: صحیح
۹	۱۷	الرّعی	اَلمرعیٰ	•	•	•	•
۱۱	۱	•	•	•	•	ادموع	دموع
؍؍	۵	•	•	مخالف	مخالفت	•	•
۱۲	۴	•	•	فرمابردانگی	فرمانبرداریگی	•	•
؍؍	۱۳	•	•	سمیہ	سنۃ	•	•
۱۳	۱۲	•	•	قوم	قدم	•	•
؍؍	۳	•	•	سک	سنگ	•	•
؍؍	۱۵	•	•	ماحت	حاجت	•	•
؍؍	۱۷	•	•	شت	شدت	•	•
؍؍	؍؍	•	•	کوت	گوشہ	•	•
؍؍	؍؍	•	•	ماست	راست	•	•
۱۶	۱۳	•	•	•	•	تاکہ	یاکہ
؍؍	۱۵	•	•	اند	اخذ	•	•
۱۷	۱۱	•	•	•	•	رمبول	رسول
۱۹	۳	•	•	ارکا	اونکا	•	•
؍؍	۱۶	وہم	فہم	•	•	•	•
؍؍	۱۷	•	•	دردمانده	درمانده	•	•
۲۰	۱۷	•	•	•	•	مشہور	مشہود
۲۱	۲	•	•	لات	لائی	•	•
؍؍	۴	•	•	تاری	ستاری	•	•
۲۲	۳	•	•	•	•	ملوی	علوی
۲۳	۱	•	•	•	•	ڈرا	درا
۲۶	۲	•	•	•	•	ماہی	مائی

غلط نامہ شرح اُردو نظم قصیدۂ بردہ

صفحہ	سطر	در شعر عربی		در ترجمہ لفظی		در شعر اُردو	
		غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح
۳	۱۷	•	•	لیشت	لبشب	•	•
״	״	•	•	کوہ خم	کوہِ اِضَم	•	•
۴	۱۱	•	•	لیا	کیا	•	•
״	۱۲	مصطرم	مضطرِم	•	•	•	•
״	۱۳	•	•	آیا چاہتا ہی	آیا جاتا ہی	•	•
״	״	•	•	حررت	حرارت	•	•
۵	۱	•	•	بان علم سے	بان وعلم سے	•	•
״	۹	•	•	راری	زروی	•	•
״	۱۰	•	•	•	•	کدہی	گذرے
״	۱۶	•	•	متخیلہ تیرے کے	متخیلہ میرے کے	•	•
״	״	•	•	دلاتے	درلاتے	•	•
۶	۱۳	•	•	•	•	سیرا	میرا
״	۱۶	•	•	•	•	اشکبار	اشکبھا
۷	۳	•	•	ناصح ہین	ناصح ہی	•	•
״	۱۳	•	•	•	•	شیب پیری	شیب و پیری
״	۱۶	•	•	واسطے اُس مہمان کے	واسطے مہمان کے اُس	•	•
۸	۶	•	•	تیرے	پیرے	•	•
״	۱۱	•	•	مارنے تیر غلہ و سرکسی	باز رکھنے شتر غلہ و سرکشی	•	•
۹	۶	•	•	ساتھ ہولے کے	ساتھ پڑے ہوئے کے	•	•
״	۱۱	•	•	•	•	دکنے	روکنے
״	۱۲	فاخر ہوا یا وحاذران	فاخر لوا یا وحادرن	•	•	•	•
״	״	نظم	تیمم	•	•	•	•

شکر ہے اوس خالق کونین کا شام و سحر
راہ دین مین اُنس اوسکا انس کا ہو رہنما
(یعنی خدا تعالیٰ کا یعنی انسان کا)

اے زہے عون الٰہی جسکی قوت سے بہ نظم
ترجمہ اردو زبان مین اس قصیدہ کا ہوا
(یعنی مدد ۱۲ — یعنی قصیدہ بردہ کا)

آرزو دل ہے کہ تا بردہ قصیدہ کی شان
ہو یہ اردو بھی قبول بارگاہ مصطفےٰ

حیدر گویا موی ہے ناظم اردو زبان
جس نے کیسی جانفشانی سے اوسے اردو کیا

اوسکی استعداد سے یہ امر تھا از بس بعید
یہ فقط ممدوح کا فضل و کرم سمجھو کہ تھا
(یعنی ناظم اردو کی ۱۲ — یعنی آنحضرت ۱۲)

یا الٰہ العالمین کر عاقبت اوسکی بخیر
ہو نہ پیرا جو کسی مطلب کی نسبت ہو دعا
(یعنی ناظم اردو کی ۱۲)

عرصۂ رحمت ترا ہر گاہ ہے از بس وسیع
رہ نہین سکتا کوئی بے بہرہ ز اہل مدعا

ربنا سلم علی قبر النبی المجتبےٰ
سید الکونین خیر الناس ختم الانبیا

تا رہے سواجے دریاے اسود بر عدا
تا رہین اجرام انجم چہرہ آرای سما

خاتمۃ الطبع

بعد حمد خدا اور نعت احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پوشیدہ نرہے کہ اندنون شرح قصیدہ بردہ کی نظم اردو مین کہ جو مقبول قصیدہ ہے جسنے جس مقصد کے لیے مواظبت کی وہ مطلب حاصل ہوا الحاصل جیساکہ قصیدہ نادر تھا ویسی ہی اوسکی شرح کمال نظم لطیف سے سخنور خوش فکر صاحب کمال مولوی غلام حیدر صاحب تخلص حیدر نے کہ جنکی نظم و نثر لائق تحسین و آفرین ہے لکھی حسب خواہش خریداران یہ نادر شرح بمقام لکھنؤ محلہ حضرت گنج مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین باہ جون ۱۸۷۹ع مطابق ماہ جمادی الآخرہ ۱۲۹۶ ہجری
چھپکر آویزۂ گوش روزگار ہوئی خدای تعالیٰ مرغوب عالم بنائے

ای پروردگار سبب نکر امید میری مبدل بنا امیدی
اپنے نزدیک ہو اور امت کے یکمان میرے کو جو ساتھ تیری

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ
صَبْرًا مَتَى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

اور مہربانی کر اوپر بندہ اپنے کے دنیا و آخرت مین بہ تحقیق
تحمل ہے ضعیف کہ وقت ورود سختی ہا رہ و منہزمیت لاوے

ای میرے معبود مت کر بار رجائی سے بدل
روز محشر عفو سے تیرے سائے جو مجکو رجا

جبقدر ہے تیری رافت کا تہ دل سے یقین
کرنہ اوسکو دلسے میرے منقطع اے کبریا

ہے یہ بندہ سخت تر صبر و تحمل مین ضعیف
بھاگتا ہے جب کوئی ہوتی ہے سختی رونما

لطف سے اپنے تو اے صبر بندہ کو سنبھال
تا نہو وہ منہزم وقت ورود ہر بلا

وَأْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِنْكَ دَائِمَةٍ
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَمُنْسَجِمِ

یعنی اجازت دی تو باران رحمت آپ کو ساتھ دوام برسنے کی
ساتھ ایسی صفت کے جو ریزندہ اور روان ہونے والا ہے

وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ
أَهْلِ التُّقَى وَالنُّقَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اوپر آل و اصحاب و تابعین اونکے کے
کہ پرہیزگار و پاکیزہ خود بردبار و جوانمرد ہین

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا
وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

جبتک جنبش دی درخت ان بان کو ہوا صبا کی
اور تا نہ نیکہ بطرب و نشاط لاوی شتران سفید موکو

دے اجازت ابر رحمت کو تو اے رب رحیم
تا برسے محبوب پر برسا کرے صبح و مسا

اس صفت سے جو کہ ہو ریزان و ہر ساعت روان
آل و اصحاب و تمامی تابعین پر سدا

جو کہ تھی پاکیزہ خود و متقی و خوشخصال
عابد و زاہد کریم الخلق و ذی علم و حیا

تا صبا جنبش مین لاوے شاخہاے بان کو
تا کرے خوش اشتران کو حادی شیرین نوا

پس تیری رحمت سے ہے اسوقت امید نجات
تیری ہی الطاف سے ہے مخلصی مبتلا

وَلَنْ يَضِيقَ رَسُولَ اللهِ جَاهُكَ بِي
إِذَا الْكَرِيمُ تَجَلَّى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

اور ہرگز تنگ نہو اے رسول خدا کی عرصہ قدر و منزلت نبوی کا بسبب
جسوقت خدای کریم جلوہ گر ہو بصفت انتقام گیرندہ

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اس سبب سے کہ وسعت جاہ تیرے کی اس مرتبہ کو پہونچی ہے کہ
دنیا و آخرت ہے اور بعض معلومات تیری سے علم لوح و قلم کا

ہو نہین عرصہ مراتب کا تیرے ہرگز یہ تنگ
اے رسول ہاشمی محبوب رب کبریا

اس سبب سے جو کہ بخشایش کا تیرے ہو کفیل (یعنی ذمہ دار)
جب بوصف انتقام آ جلوہ فرما ہو خدا (یعنی روز قیامت)

کسلیے تیرے مراتب کو ہے وسعت اسقدر
جس سے ہے بہبودی دارین ہر شاہ و گدا

لوح مین جو کچھ ہوا ہے درج از دست قلم
بعض معلومات سے تیرے ہے ای نور الہدی

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

ای نفس میری مت ناامید ہو اوس گناہ سے جو سب مین بڑا ہے
بتحقیق گناہان کبائر بیچ آمرزش کے مثل معصیت صغیرہ کے ہین

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِينَ يَقْسِمُهَا
تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

امید ہے کہ رحمت پروردگار میری کی جسوقت قسمت کرے اوسکو گا
پہونچے اوپر اندازہ گناہان کے بیچ تقسیم اپنے کے

ہو نہ ناامید اے نفس لئیم و نابکار یہ
ایسے عصیان سے جو ہے دیگر معاصی مین بڑا

ہے یہی بخشش مین کبائر ہین صغائر کی مثال
جوش زن ہو جبکہ بحر رحمت رب العلی

کسلیے ہوگی بقدر معصیت رحمت قسیم
جب کریگا اوسکی قسمت قاسم عفو و عطا (یعنی اللہ تعالی)

يَا رَبِّ فَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمِ

کسطرح مین ہوسکون بے بہرہ اوسکو فضل سے
کیونکہ ہے یہ مدح پردازی میری مقرون بصدق

وَلَن یَفُوتَ الغِنیٰ مِنہُ یَدًا تَرِبَت

ہرگز نہ چھوٹیگی تونگری بکہ حاصل ہورہے اوس ہتہ کو کہ گرفقر

وَلَم اُرِد زَہرَۃَ الدُّنیَا الَّتِی قَطَفَت

اور نہ چاہی مین نے تازگی وخوبی دنیا کی کہ حاصل کیا اوسکو

عام ہین جیسے کہ اس عالم مین فیضان سحاب
ہو شگفتہ باردر ہوتا ہے یکسر ہر شجر
ایسی ہی اکرام اوس ابر کرم کے عام ہین
یعنی آنحضرت کے
اسکے غایت ہو تو یہ ہووے کہ اوس محبوب سے
یعنی آنحضرت سے
سخت نادان ہے کرے جو میری نسبت مین لما
جیسے ایام جہالت مین یکے شاعر زہیر
بلکہ مین اوس بحر مواج کرامت سے مدام

یَا اَکرَمَ الخَلقِ مَا لِی مَن اَلُوذُ بِہٖ

اے بزرگترین تمام مخلوقات کے نہین ہے واسطے میرے کوئی کہ پناہ

اے گرامی تر تمامی خلق وموجودات کی
جبسے ڈھونڈھون یارسول اللہ مین اپنی پناہ
تاکہ ہو کیونکہ نہین مجکو نجات از ہر بلا
اصل منشا جسکا ہے ایمان واخلاص وولا

اِنَّ الحَیَا یُنبِتُ الاَزہَارَ فِی الاَکَمِ

بتحقیق باران جاتا ہے شگوفہا اوپر زمینون بلند کم اگے

یَدَا زُہَیرٍ بِمَا اَثنیٰ عَلیٰ ہَرِمِ

دو نون ہاتھون زہیر نے اوپر مدح کرنے ہرم بن سنان کے

اپنے لائق ہر زمین پاتی ہے فیض اوس سے
یعنی اوس ابر
ہر جگہ تاثیر سے اوسکے بباغ وراغہا
یعنی جنگلون مین
بے نصیب اوس سے نہین کوئی ہے از خلق خدا
وہ اوسے پہونچے کہ جسکا جسقدر ہو حوصلا
یعنی جو جس لائق ہو
ہے میرا مقصود اوس حضرت سے دنیا کے عطا
یعنی بالداری
کرکے توصیف ہرم پر مال ودولت ہوگیا
ہے بس صلہ مین چاہتا ہون اپنی عقبیٰ کا بھلا

سِوَاکَ عِندَ حُلُولِ الحَادِثِ العَمَمِ

سوائے تیرے وقت نزول بلائے تمام کے مدد

ہے نہین کوئی میرا حامی تیرے درکے سوا
جائے پناہ ۱۲
جب در آوے سر پہ میرے سختی کرب وبلا

شافع ہمنام ہے وہ صاحب جود و کرم
ناظم اردو بھی داخل ہے اوس امت مین جو
اوسکی بخشش مین بھلا کیا دیر جسکی یاد مین

إن لم يكن في معادي آخذاً بيدي

اگر نہو وہ رسول کریم بروز قیامت دستگیر میرا از روے فضل و

جو نہو میرا وہ شاہنشاہ عالم دستگیر
یا نہو اوس وقت مین حامی میرا از روی عہد

حاشاه أن يحرم الراجي مكارمه

پاک کیا ہے حق تعالی نے آپکو کہ ناامید کیا جاوے امیدوار شفاعت

پاک ہے اس بات سے ذات حبیب کردگار
یا کوئی ہمسایہ رکھا جاے اوس حضرت سے بار
کسلیے ہین اوس حبیب حق کے وہ اخلاق عالی
جبکہ فرمایا خدا نے خلق حضرت کو عظیم

ومنذ ألزمت أفكاري مدائحه

اسوقت سے کہ وابستہ کیا فکرون اپنے کو بستائش آنحضرت

جو کوئی شاہان دنیا کا ہوا مدحت طراز
مین کہ ایسے شاہ والا جاہ کا ہون مدح خوان

جو کیا وعدہ کریگا اوسکو وہ بیشک وفا
خیر امت ہے کہ ناطق جسپہ ہو وحی خدا
قبر کے اندر بھی جنبان تھی لبان مصطفیٰ

فضلاً وإلا فقل يا زلة القدم

اور اگر نہوے دستگیر از روے عہد و پیمان کے پس کہہ اے افسوس لغزش قدم

از سر الطاف اندر عرصۂ روز جزا
پس کہو اس لغزش اقدام پر میری کہ وا

أو يرجع الجار منه غير محترم

یا بازگشت کیا جاوے ہمسایہ اونکے اوس حالت مین کہ توقیر دیا نہ جاوے

تا کوئی راجی شفاعت کا ہو اوس سے بے رجا
ایسی حالت مین کہ ہو اوسکی نہ کچھ حرمت ذرا
غیر ممکن ہو کوئی بے بہرہ از خلق خدا
جو منافی اسکے سمجھے ہے وہ بیشک ناسزا

وجدته لخلاصي خير ملتزم

پایا مین نے اوسکو واسطے رہائی اپنے کے بہترین لازم پکڑنے

وہ نہیں محروم ہوتا ہے بانعام و عطا
جسکے آگے ہیچ ہین گنجینۂ ارض و سما
ہیچ ناچیز ۱۲

کچھ نہ پایا اوس سے غیر از حسرت و شرمندگی
یعنی اطاعت نفس سے

فَیَا خَسَارَۃَ نَفْسٍ فِیْ تِجَارَتِہَا

ای افسوس اوپر زیان کاری نفس امارہ کے بیچ تجارت اوسکی

ہی تاسف نفس امارہ پہ میری دمبدم

دین کو دنیا کے بدلے مین لیا اوسنے مول

وَمَنْ یَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْہُ بِعَاجِلِہٖ

اور وہ کوئی کہ بیچا اوسنے آخرت اپنی کو ساتھ دنیا فانی کے

جسنے با دنیاے دون کی لذت عقبیٰ فروخت

ہی وہ دانایان دنیا مین سبسے صاحب خرد

تا یہان پر خیر و طاعت کو کرے وہ اوسمین کاشت
بونا ۱۲

اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَہْدِیْ بِمُنْتَقِضٍ

اگر گناہ کیا مین نے پس عہد ایمان میرا ٹوٹنے والا نہین ہے

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ

اس سبب سے کہ تحقیق مجھکو عہد اور جان ہے اوس نبی سے

قول ناظم ہے کہ گو از بس ہوے مجھ سے گناہ

اور ہوا اس عہد کو میرے نہین اب شکست

عہد ہے مجھکو جناب احمد ابرار سے

بار معصیات گردن پر لیا اپنے اوٹھا
یعنی بوجہ گناہ ۱۲

لَمْ تَشْتَرِ الدِّیْنَ بِالدُّنْیَا وَلَمْ تَسُمِ

کہ نہ خریدا دین کو بعوض دنیا کے و ارادہ خریداری کا بھی نکیا

جسنے جز نقصان نہ پایا کچھ تجارت مین ذرا

نے کیا اس جنس محمودہ کا قصد اشترا
یعنی جنس — یعنی مول لینا

یَبِنْ لَہُ الْغَبْنُ فِیْ بَیْعٍ وَّفِیْ سَلَمٍ

ظاہر ہوتا ہے واسطے اوسکے نقصان بیچ اوس بیع کہ ثمن و مبیع موجود

جز زیان کچھ بھی نہ اس سودے مین بایع کو ملا
یعنی خرید و فروخت

جو کہ جانے مزرعہ عقبیٰ ہے یہ فانی سرا
یعنی کھیت ۱۲ یعنی آخرت ۱۲ — دنیا

جو یہان بویا وہی جا او سمجھ لیوے اوٹھا

مِنَ النَّبِیِّ وَلَا حَبْلِیْ بِمُنْصَرِمِ

جانب پیغمبر سے نہ رسی امید کے ٹوٹنے والی ہے

مُحَمَّدٍ وَّہُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

بہ محمد حالانکہ آنحضرت وفا کرنیوالا زیادہ آدمیونکے ہین ساتھ عہدونکے

پر نہین ہون لطف اوس فخر جہان سے دور جا

جانب پیغمبر مقبول سے جو ہو گیا
یعنی ایسا

اس سبب سے ہون جو مین ہمنام خیر الانبیا

[illegible]

پھر اثبات نبوت جو کہ حاجت ہو تجھے
پس کفایت ہے تجھے علم لدنی وہ کہ جو
پایا بایام یتیمی اوس جناب پاک کو
ایکدن فاروق اعظم نے کیا یہ التماس (یعنی حضرت عمر نے)
یہ فصاحت یہ بلاغت آپ مین کس جا سے ہے
سرور عالم نے فرمایا کہ یہ خلق وادب

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ

خدمت کی مینے آنحضرت کی بمدح کہ طلب آمرزش کرتا ہون

ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

گناہون عمر کی کہ ضائع ہوئی بیچ شعار اہل دنیا اور چاکری اونکی

إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشَى عَوَاقِبُهُ

اس سبب سے کہ ڈالا اس مدح نے بیچ چاکری اہل دنیا کی گردن میری مین

كَأَنَّنِي بِهِمَا هَدْيٌ مِنَ النَّعَمِ

حال کا ہواوسکی ہر گز یا مین اون دونون کے شل شتر قربانی کے ہون

کی جو مین نے خدمت پیغمبر والا صفات
چاہتا ہون صرف مین آمرزش عمری گناہ
پس قلادہ ہوگئین یہ خدمتین اندر گلو (یعنی کہنہ)
ہوگیا ان دو سبب سے مین جو اشتر ہای ہدی (یعنی خدمت و مدح کرنے دنیا دار کے)

أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا

تابعداری کی مینے گمراہی لڑکپن کی یا جہالت ایام شباب کی بیچ مدح اہل دنیا

حَصَلْتُ إِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

اور حاصل نکیا مینے مگر وہ چیز جو مشتمل ہی گناہون اور ندامت

کی اطاعت مین نے جو اس نفس ناہنجار کی
ایسے برہان کی کہ اطمینان ہو جس سے تیرا (یعنی دلیل کی)
جاہلیت مین رہ اعجاز سے حضرت کو تھا
بے کسی تعلیم دنیا کے ادب حاصل ہوا
کاہے سر پیرا آراے ملک دین و ختم الانبیا
باوجود اسکے کہ ہم مین کچھ نہین سیکھا ہے
جانب حق سے مجھے تعلیم فرمایا گیا
گر کے اوس سلطان عالیجاہ کی مدح و ثنا
جو ہوئے سرزد بمدح و خدمت اہل ہوا (یعنی اہل دنیا)
اس سبب سے خوف ہے ہر دم مجھے انجام کا
جنکو لیجاتے ہین اندر مسلخ عید اضحے
وقت طفلی و بایام جوانی بارہا (یعنی اکثر)

ڈر گیا سنکر یہ وہ درندہ صحرا نشین
یعنی شیر
ایکدن ابن عمر پہونچے یکایک اوس جگہہ
یعنی حضرت عبد اللہ
آپ نے جا اوس سے فرمایا کہ ای سگ راہ دی
جب سنا اوسنے کلام صاحب خیر الانام
یعنی صحابی رضی اللہ عنہ
وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَلِیٍّ غَیْرَ مُنْتَصِرٍ
اور ہرگز نہ دیکھے تو کسی دوست کو جو غیر نصرت یافتہ ہو
اَحَلَّ اُمَّتَہٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِہٖ
اوتارا اوس سرور نے امت اجابت اپنی کو بیچ حصار استوار دین اپنے کے
کَمْ جَدَّلَتْ کَلِمَاتُ اللّٰہِ مِنْ جَدِلٍ
بہت ایسا ہوا کہ اونکو اوپر زمین کے شکست کر ڈالا قران نے
دوست کوئی آپ کا آیا نہو تیری نظر
یا نہ دیکھا ہو عدو جسنے نہ پائی ہو شکست
یعنی دشمن
آپکی برکت سے امت ہے بحصن استوار
کر دیا آیات قران نے اوسے از بس ذلیل
کیسی غالب ہو گئی ہے حجت پیغمبری
یعنی دلیل نبوت آنحضرت
کَفَاکَ بِالْعِلْمِ فِی الْاُمِّیِّ مُعْجِزَۃً
کافی ہو تجھے وہ علم کہ ثابت ہو بیچ مراد امی کی از راہ معجزہ کی

ساتھ ہوا ونکے اوسی دم فوج میں پہونچ گیا
تھا جہان پر اژدحام مردمان جابجا
انکو ایذا انسانی نہین تجھکو روا
چلدیا وہ اپنے بیشہ کی طرف گردن جھکا
یعنی جنگل ۱۲
بِہٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرَ مُنْقَصِمٍ
اور نہ کوئی دشمن ہو جو شکست پانے والا نہو
کَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِیْ اَجَمٍ
جیسے شیر اوتارا ساتھ بچوں اپنے کے بیچ بیشہ کے
فِیْہٖ وَکَمْ خَصَمَ الْبُرْہَانُ مِنْ خَصِمٍ
اور بہت ایسا ہوا کہ غالب ہوا برہان آیات نبوت آنحضرت
جو نہ نصرت یافتہ ہو آپ کی سرکار کا
یعنی آنحضرت صلعم کے
قوت دست حبیب انس و جان سے بارہا
جیسے ہو بیشہ میں اپنے شیر نر با بچہ ہا
دشمنی کی چال آگے اوس نبی کے جو چلا
اوسپہ جو کوئی عداوت سے قسی القلب تھا
یعنی سخت دل ۱۲
فِی الْجَاہِلِیَّۃِ وَالتَّادِیْبِ فِی الْیُتُمِ
بزبان جاہلیت کی اور وہ ادب کہ حاصل ہو اوسکو بحالت

گویا بہادران سلام وپرپشت گھوڑونکی ایک کہاس ہین

پشت پر گھوڑونکے گویا وہ جوانمردان دین

جو باستحکام جمتے ہی بہ یوم مرتفع

ایسی ہی اونکو بہشیاری تھا میدانہین ثبات

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدٰى مِنْ بَاسِهِمْ فَرَقًا

مضطرہوے دل دشمنونکے سختی محاربہ صحابہ سلاز رو ترس کے

ایسی مضطر تھی دل کفرہ بسختہای جنگ

ترسناکی سے نہین کرتے تھے اصلا امتیاز

جو کوئی بزغالہ آتا تھا کبھی اونکو نظر
یعنی بکری بچہ ۱۲

وَمَنْ يَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ

جو کوئی کہ بحمایت رسول اللہ صلعم کے اوسکو ظفر و نصرت ہووے

جنکو ہو نصرت بتائید رسول کردگار

دیکھ کر جب اونکو اندر بیشہ اسے خود اسد

حافظ اون حضرات کی ہون وہ بہر صحرا ودست

ایک روایت ہی کہ مولای رسول پاک ذات

جب گیا تھا لشکر اسلام سوی ملک شام

راہ مین اونکو ملا ایک شیر فرمایا کہ ہین

ازجہت کمال ہوشیاری وآگاہی کہ بیچ کام کہ بہ سبب پاندسنے محکم تنگون

تھی بہ تمکینی واستقرار چون بیخ گیاہ

پھیرا اوکھڑنا جسکا ناممکن بسیل وسم ہوا

تھی بروی جستی اسپان محکم تنگہا

فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

پس فرق وامتیاز نکیا تھے بچہ ہا ی کو سپندو سواران بہادر کے

جنکی باعث سے نہین تھی عقل وہوش اونکی بجا

بچہ بز اور سواران دلاور مین ذرا

جانتے تھے اوسکو بھی دشمن وہ اپنی جان کا

اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ آجَامِهَا تَجِمِ

اگر دیکھین اوسکو شیران بیچ بیشون اپنے کے ساکت ہون

کیا عجب جو اوسنے ہون مرہوب کفرہ بھیا
یعنی خوف ناک

بیٹھ جاوین دبدبہ سے اونکی ڈر کر چپ لگا

شیر سلطے ؟ اشراران بدباطن سے ہر صبح ومسا

نام تھا جنکا سفینہ اون سے راضی ہو خدا

ہو گئے وہ ایک دن اس اپنے لشکر سے جدا

ہون یکے از جاکران سرور ہر دوسرا

اور لکھنے والی ہیں نیزونسے وہ خط کہ نچھوڑا ہے

وہ دلاور کاتبان خط ہیں با نوک سنان
(یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم)
جسم پر جسکے نہ آیا نقطہ از طعن قلم
(یعنی نوک نیزون سے)

شَاکِی السِّلَاحِ لَهُمْ سِیمَا تُمَیِّزُهُمْ

صحابہ رسول اکرم کہ مسلح بسلاح تیر ہین واسطے اونکی ایک علامت ہے

گو بظاہر تھا صحابہ کو تشابہ با قریش
(یعنی قریش مخالف)
پر عیان تھی اونمین آثار سعادت سربسر

خارداری مین درخت گل ہی جیسے شبیہ
گل مین بوئی خوش سوا دیگر فواید مین کثیر

تھی ممیز النبی ہی اصحاب دین واہل نار

تَهْدِی إِلَیْکَ رِیَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ

بھیجتی ہی نصرت الہی طرف تیری بوے خوشی اونکی

تھی یلان دین بہ پوشش ہای درع وہم سلاح
(یعنی زرہ)
کافرون پر جب کیا کرتی تھے دست خود دراز

تھا شجاعت کا نتیجہ نکہت اعلای حق
(یعنی خوشنودی بلند ہی کلمہ حق کی)
جاکے پہونچاتی تھی تیرے مغز کے اندر وہ بو

کَأَنَّهُمْ فِی ظُهُورِ الْخَیْلِ نَبْتُ رُبًی

قلمون اون نیزون نے کنار جسم کسی کافر کی نقطہ تیر

کون وہ پہونچا نہ زیر خامہ ہاے نیزہا
یا نہ سرخی کا نشان نوک قلم پر بن گیا
(یعنی نوک نیزہ پر)

وَالْوَرْدُ یَمْتَازُ بِالسِّیمَا مِنَ السَّلَمِ

کہ تمیز دیتی ہی انکو اہل کفر سے جیسے درخت گلسرخ ممتاز ہی بسبب علامت

باندھتے تھے جب سلاح جنگ وہ ہر دعا
جو نہین رکھتے تھے ہرگز کافران بیحیا

باکنار الا اوسے با تحمل گل نسبت کجا
(یعنی درخت گل)
بیر مین جز چوب وخار برگ کے کیا ہی بھلا
(ہر مراد کفار قریش کی ہی)
جیسے گل مین اور سلم مین ہی تفاوت بر ملا

فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِی الْأَکْمَامِ کُلَّ کَمِی

پس گمان لیجاے تو شگوفہ گل بیچ غلاف ہر دلاور

جسطرح ہو غنچہ گل لیف کی اندر چھپا
(یعنی آپنے غلاف میں)
کر اونھین عاجز بجرح وقتل دیتے تھی بھگا

باد نصرت جسکو لیجاتی تھی میدان سے اوڑا
الغرض ہر مرد دین جون غنچہ ملفوف تھا

مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

وہ گیا دنیا مین آخر رایت ہمت بلند — مٹ گیا نام و نشان مشرکان بیحیا

ہو گئے اوسکو میسر بہترین شوکت و پدر — اب نہو ہیوہ کبھی ہرگز نہ ہوی باپ کا

هُمُ الجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ — مَاذَا رَأَى مِنْهُمُ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ

صحابہ مثل کوہ کی ہین لیس پوچھو حال اونکا اوس سے جو اونکی — کہ کیا دیکھا بیچ ہر جگہہ صدمہ دینے کے

وَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ أُحُدًا — فُصُولُ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهَى مِنَ الوَخَمِ

اور پوچھو اہل حنین و بدر اور پوچھو اہل احد سے — کہ انواع مرگ اوپر ان کافرون کے سخت تر تھی وبا سے

تھی صحابہ استقامت مین چو کوہ استوار — پوچھ لو اوس سے جو کوئی سامنے اونکے گیا

معرکہ مین اونسے کیا دیکھا ہے اونکے ہاتھ سے — پارہ پارہ ہو گیا جسنے اونھین صدمہ دیا

خاصکر جنگ بدر مین یا بجنگاہ حنین — جو کوئی موجود تھا پوچھو تو جا اوس سے ذرا

یا کہ پوچھو اوس سے جو کوہ احد کی جنگ مین — روبرو اونکے بفوج اشقیا حاضر رہا

سر پہ کفار ون کے تھا کتنا مصیبت کا ہجوم — سخت تر تھی یہ ہلاکت اونپر از مرگ و وبا

المُصْدِرِي البِيضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ — مِنَ العِدَى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

وہ بہادر وہ لوگ ہین کہ پھیرا شمشیرون سفید کو برنگ سرخ — دشمنون مین اوپر ہر سر کی کہ سیاہ ہے بالون لٹکے ہوئے سے

وہ بہادر یعنی اصحاب رسول نامدار — ایسے اشجع ہین کہ جنکی تیغ ابیض تو کیا

خون اعدا نے برنگ لالہ جب اونپر چلی — جسپہ پہونچی سر کو اوس کا فر کے دو ٹکڑے کیا

جو کہ رکھتا تھا بسر آویختہ موی سیاہ — الغرض اوس تیغ سے کوئی نہین جان بر ہوا

وَالكَاتِبِينَ بِسُمْرِ الخَطِّ مَا تَرَكَتْ — أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

دین حق گویا کہ تھا ایک میہمان پرشکوہ
جو بصحن خانۂ کفار آ وارد ہوا
یعنی فروکش ہوا ۱۲

باہمہ گردان دین و باجماعہ حق پرست
یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم
جنکی گرسنگی بجاوے گوشت کفارون ہوا

تشنگی بھی اونکی ہو زائل نہ باآب زلال
تا نہ پی لیں بر شکم ہو کر وہ خون اشقیا

بجر بحر خميس فوق سابحة
يرمي بموج من الابطال ملتطم

کھینچا دین اسلام نے دریای لشکر جھاگانہ گویا آسمان تیز رفتار
دران حالیکہ وہ دریای لشکر موج مارنے والا ہے جوانمردان

من كل منتدب لله محتسب
يسطو بمستاصل للكفر مصطلم

ہرایک او مظلون سے کہ مجیب دعوت حق و امیدوار ثواب
حملہ کرتا تھا اوس حربہ سے کہ کھودنے والا بنیاد کفر کا ہے

فوج دریا موج نے اسلام کی ہو کر سوار
تیز تگ اسپان تازی پر جو تھی مثل صبا

تاخت کی افواج دشمن پر پیاپے موج موج
ایک پے دیگر بشمشیر و خدنگ و تیرہا
یعنی ایک کو بعد دیگر

تا باین غایت کہ بیخ کفر دین ایسا اوکھاڑ
ایک ریشہ بھی نہیں چھوڑا کہ شاید جم نہ جا

یہ تمامی جانفشانی اونکی تھی بہر ثواب
جسکی تھی موعود وہم بالذات مقبول الدعا

حتى غدت ملة الاسلام وهي بهم
من بعد غربتها موصولة الرحم

یکھا جان سکو اور بسر کافروکے یہانتک کہ ہوی شریعت اسلام سبب
بعد تنہائی خود ملائی کے ساتھ قرابت کی

مكفولة ابدا منهم بخير اب
وخير بعل فلم تيتم ولم تئم

اور ہوا قبولیت پایا ہوا ہمیشہ بہادر دلاوران سے
ساتھ بہترین باپ و بہترین شوہر کے پس ہرگز نہ یتیم و بیوہ ہوئی

ابتدا تھا یہ دین مصطفیٰ تنہا غریب
اہل سے اوسکے بغیر از چند کس دیگر نہ تھا

عاقبت پایا بعون ایزدی ایسا فروغ
اس دین پاک نے
ہوگئی اوسکے ہزارون لاکھ خویش و اقربا

ہمیشہ جنگ کرتے تھے ساتھ دشمنان دین کے بیچ ہر معرکہ کے

دشمنان دین سے کرتے تھے ہمیشہ کارزار
اسقدر ہر معرکہ مین کافرونسے کی ستیز
ہو گئے نوک سنان اہل دین سے ایسے وہ

وَدُّوا الْفِرَارَ فَکَادُوْا یَغْبِطُوْنَ بِہٖ

دوست رکھتے تھے کافر بھاگنے کو بس قریب تھا کہ آرزو کرین ساتھ

بھاگنے کو دوست تر رکھتے تھے باقی اہل کفر
اپنے مقتولون کے اعضا دیکھ کر اندر مصاف
یعنی اپنی طرف کے مقتولون کو — یعنی لڑائی
تھی تمنا اونکو تا ہمکو بھی بے بھاگین کہین

تَمْضِیْ اللَّیَالِیْ وَلَا یَدْرُوْنَ عِدَّتَہَا

گذرتی تھین اونپر راتین اور نہین جانتے تھے شمار اونکا

اسقدر غالب ہوا کفار کے دل پر ہراس
روز و شب مین کچھ نہین باقی رہی اونکو تمیز
یعنی بخوف و تھمت
جنمین تھا ممنوع اونکی دین و ملت مین قتال
یعنی جن راتون مین
ہان مگر سوئی تھی اون روزون مین جا اونکی ہوش

کَاَنَّمَا الدِّیْنُ ضَیْفٌ حَلَّ سَاحَتَہُمْ

گویا دین اسلام ایک مہمان ہے کہ اوتری بیچ صحن سرای کفار کے

یہانتک کہ دشمن مشابہہ ہوئی بسبب طعن نیزہ ہای مجاہدین کے

خود بدولت اور بھی حضرت کی جملہ اولیا
یعنی آنحضرت — یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم
کشتہ و خستہ سے اونکے بھر گیا صحن وغا
مقتول — زخمی — میدان جنگ
تختۂ قصاب پر ہو جیسے قیمہ گوشت کا

یہ تشبیہ ہے

اَشْلَاءُ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

یہ کہ آپ خود مثل گوشت پارہ ہای مقتولان کے ہون جنکو اوٹھالیگئے

جنگ کی اونمین نہ جب قوت رہی مطلق ذرا
جنکو لیجاتے تھے کرگس جلد میدان سے اوٹھا
یعنی گدھ
ایسے ہی یہ جانور تا پھر نہ دیکھین یہ غزا
یہ جہاد مسلمان کا

مَا لَمْ تَکُنْ مِّنْ لَیَالِی الْاَشْہُرِ الْحُرُمِ

جب تک نہوتی تھین شبہای مہینون حرام کی

حملہ ہای اہل دین سے جب ہوئی وہ سست پا
یعنی عاجز
یاد شبہاے طمانیت کا بھی نسیان ہوا
ان راتون کا بیان آگے کے شعر سے ہے
یہ دلالت تھی پریشانی پہ اونکے برملا
جنمین تھی اس پاک دین مین تیغ رانی ناروا

بِکُلِّ قَرْمٍ اِلٰی لَحْمِ الْعِدٰی قَرِمِ

بمصاحبت ہر سردار مجاہدین کے کہ گوشت دشمنان حریص ہے

ہی وجود احمد محمود وہ رکن متین

لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ

جب مدعی طلب کیا خدانے بلانیوالے ہمارے کو اطاعت خود

جب ہوا داعی ہمارا سب نبیونسی بزرگ

امت اوس محبوب کی بھی ہوگئی خیر الامم

کیونکہ ہر امت کا رتبہ ہے اوسی درجہ چڑھ

جبکہ درجہ آپ کا سب انبیا سے ہے بلند

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ

ڈرایا دل دشمنوں کو اخبار رسالت آنحضرت صلعم نے

سنتی اوس سرور عالم کی بعثت کی خبر

یعنی نبوت

بھاگتے تھے وہ کہ جیسے گلہ ہای گوسفند

یعنی مانند گلہ بکریونکے

ہے روایت ایکدن کفار سے کر کے خطاب

جو تہ دلسے کرو تم ایک کلمہ کو قبول +

اون لعینون نے کہا سنکر یہ ارشاد نبی +

یعنی کفار نے

تب کہا سلطان دین ذی بت پرستی چھوڑ دو

سنتے ہی بھاگی وہ نفرت کہا کہ جیسے شیر سے

مَا زَالَ يَلْقَاهُمُ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ

دائمی ہے جسکے احکام شریعت کو بقا

بِاَكْرَمِ الرُّسْلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

بخطاب اکرم پیغمبران پس ہم بھی ہین بزرگ تر امتوں

مرتبہ بھی اوس نبی کا سب سے بالاتر ہوا

جسپر ناطق ہی کلام پاک رب کبریا +

اونکے پیغمبر کا رتبہ ہے بدرگاہ خدا

سب امم سے اونکی امت کا بھی ہی رتبہ بڑا

كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

مثل اوس آواز کے کہ بھگا دے گلہ بیخبر کو گوسفندان سے

دشمنونکے دلمین پڑی اسقدر دہشت نے جا

بیخبر بھاگین ہین سنکر شیر غران کی صدا

اوس شہنشاہ دوکون دبانی دین نے کہا

یعنی بانی دین حضرت ہین صلعم

ملک فارس اور عرب کے ہو تمہین فرمانروا

یعنی بادشاہ

جلد تر فرمائیے حضرت کہ وہ کلمہ ہے کیا

ایک جانو اوسکو جو معبود ہے سب خلق کا

بے خبر بھاگے ہے گلہ بکریون کا خوف کہا

حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمٍ

کردیا ہر یک مقام و مرتبہ کو تو نے پست
سامنے اپنے مقام و مرتبہ کے سب درا
یعنی سرور

جبکہ پہونچا تو ترقی کرکے مثل یکتاز
اور سمجھ بے بہرہ جس سے دیدہ بیگا نہ تھا

پھر ہوا ہمراز ایسے راز کا جاکر وہاں
جس سے دیگر صاحبان قرب بھی ناآشنا
یعنی ناواقف

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

پس جمع کیا تو نے ہر فضیلت کو کہ جسمین دوسری کی شرکت نہین ہے
اور گذرا تو ہر مقام سے بے مزاحمت غیر کے

ہر فضیلت کا وہان حاصل کیا تو نے شرف
دوسرے کو جسمین انباز ہی نہین مطلق روا
یعنی برابری

سب مقامات و منازل پر کیا تو نے گذر
راہ مین کوئی نہین زحمت رسان تیرا ہوا
یعنی مزاحم

سیر کی تو نے عجائبہاے گردون کی تمام
یعنی عجائب آسمانون کے
پر تختہان مبارک سے نہ تھا زائغ تھا

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ
وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ

اور بزرگ ہو اندازہ اوس چیز کا کہ سپرد کیا گیا تجکو مرتبون
اور نایاب ہے دریافت اوس چیز کی جو عطا ہوئے تجکو نعمتون

ای گرامی تر شرف اوس رتبہ والا کا جو
اوس شب اسرے مین تجکو جانب حق سے ملا
یعنی شب معراج مین

اور بھی جو جو ہوئی انعام ہاے ارجمند
یعنی فائق
بارگاہ کبریائی سے وہان تجکو عطا

حیطۂ ادراک ہر دراک سے ہین دور تر
یعنی صاحب ادراک
واقعی جو مرتبہ ہو آپ کا وہ ہے بجا

بُشْرَى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

بشارت ہو ہمکو ای جماعت اہل اسلام کہ بہ تحقیق واسطے ہمارے ہے
عنایت حق سے ایک ستون جو کبھی نہ گرے یعنی شریعت اوسکی

مژدہ باد ای معشر الاسلام ہم سبکو کہ جو
یعنی گروہ اسلام
لطف حق سے طرفہ تر ایک رکن مستحکم ملا
یعنی ستون مضبوط

تو سنا سبکا نہین ممکن ہے تا روز قیام
اور بھی اوس رکن عالی کو نہین جنبش ذرا

اور پیش کیا تجھے تمام انبیا و رسل نے اور پڑھے اوس — جیسے مقدم ہونا مخدوم کا خادم پر ہوتا ہے ٭

سب نبیون نی کیا تجھکو وہان اپنا امام — جبکہ پہونچا تو بہ عظمت مسجد اقصی پہ جا

جیسی ہوتا ہی شرف خدام (یعنی خادم) پر مخدوم کو — ایسی اوس سات مین کی سب نے تیری اقتدا (یعنی پیروی)

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ — فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اور طے کیے تو نے ہفت فلک کہ ایک بالاے دیگری — اوس حال مین کہ گذر کرنے والا تھا تو اور جماعت انبیا کیبیچ ایسا لشکر

حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِمُسْتَبِقٍ — مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

یہانتک کہ چھوڑا کسی نہایت کو واسطے — پیش دستی کرنیوالے کے نزدیک ہونے مین اور نہ واسطے

طے کیے اوس شب کو تو نے اے نبی سبع طباق (یعنی ہفت آسمان) — یک پس دیگرے ہوئی بنیاد خجلی رونما

ایسی حالت مین کہ تھا تو افسر صاحب نشان — اندرون مجمع روحانیان خوش لقا

پھر کیا سوی گروہ انبیا تو نے گذر — سب نے فرمایا تجھے ای اخ صالح مرحبا (یعنی برادر صالح نبی صالح)

پس نہ چھوڑا تو نے وہ رتبہ کسی کو اونچگہ — پیش دستی جو کرے نزدیک ہو نہین فرا (یعنی سبقت)

اور نہین چھوڑے کسی کو جای بالا رفتنی (یعنی ترقی کرنیکی) — تا کرے کوئی ترقی تیرسے درجہ پر بھلا

اے زہے شان و تحمل حبذا عز و وقار — بارگاہ کبریائی مین تیرا اصل علی

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ — نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

پست کیا تو نے ہر مقام و ہر مرتبہ نسبت مقام و مرتبہ اپنی کے — جب تو پکارا گیا تو واسطے ترقی کرنے کے مثل یکانہ مشہور کے

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ ٭ — عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

یہانتک کہ پہونچا تو بمقام قرب کہ کسقدر پوشیدگی رکھتا ہر — چشم دیگران سے اور اوس بھید کو کہ کسقدر نگاہ رکھا گیا تیری (غیرسے)

اے رامی وہ شخص کہ نشان بزرگ ہو واسطے استدلال کرنیوالے توحید حق کے — اور اے وہ شخص کہ نعمت عظمی ہو واسطے غنیمت چاہنیوالے کے اوس نعمت کو

سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَیْلًا اِلٰی حَرَمٍ — کَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

سیر کی تونے حرم مکہ کی ایک ساعت مین طرف بیت المقدس کے — جیسے سیر کرتا ہے ماہ تمام بیچ سیاہی کے کہ تاریکیون سے ہے

ای شہنشاہ کہ آوین دریہ اوس سلطان کے — ہر طرف سے پیدل و راکب شاہان و گدا

اشتران تیز تک پر چڑہ کے بہر استلام — آستان پر اوسکے ہون سائل وہ باصد التجا

ای گرامی ترکہ جو ہے یک عظیم الشان نشان — بہر استدلال وحدانیت رب العلے

یا کہ ہے ایک نعمت عظمی نعمت ہای حق — واسطہ اوسکے کہ جس نے مغتنم اوسکو گنا

سیر کی تونے حرم سے جانب دیگر حرم — لیلۃ الاسری مین بر پشت براق خوش لقا

جیسی ہوتا ہے شب تاریک مین ماہ تمام — تیز گامی سے سریع السیر با نور و ضیا

پھر وہان سے آسمانون پر کیا تونے عروج — او جگہہ پہونچا نہ پہونچے وہان پہ دیگر انبیا

ای مبارک شب کہ جس شب مین تیری معراج ہو — مرحبا ای صاحب محراب و منبر مرحبا

وَبِتَّ تَرْقٰی اِلٰی اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَۃً — مِنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَکْ وَلَمْ تُرَمِ

اور شب گذاری تونے اوس حال مین کہ کی ترقی بہ اقرب — یہانتک کہ پایا تونے مقام قریب تر باندازہ ساحت دو کمان

شب گذاری تونے ای ماہ عرب و سجال اس — کی ترقی قرب کے درجہ کے اوپر تا دنا

الغرض حاصل کیا تونے وہ بالاتر مقام — فرق دو گوشہ کمان یا دو کمان کا رہ گیا

پس کھولا تجہپر وہ لاہوتی مکاشف او جگہہ — جو ہوے ابتک نہین جن و بشر پر برملا

وَقَدَّمَتْکَ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَاءِ بِہَا — وَالرُّسُلِ تَقْدِیْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰی خَدَمِ

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

اور وہ آیات مثل پل صراط کی اور مانند ترازو و اعمال کے ہین پس عدل و راستی سوائے اون آیاتکے آدمیون مین باقی نہ رہا

ہین وہ آیات کلام حق گویا نہر الحیات
جس سے ہون تاریک رویان معاصی پر جلا

یعنی روشن چہرہ

ایسی حالت مین کہ ہون وہ مثل انگشت سیاہ
پس در آوین اوسمین با حسن ارادت برملا

یعنی اوس نہر الحیات مین

جیسے ہونگے نہر حیوان سے بمحشر رو سفید
نار دوزخ کے سیہ رویان بفرمان خدا

پس قیام راستی و معدلت اندر جہان
غیر قرآن نوع انسان مین نہین باقی رہا

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا + تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

عجب مت رکھ شخص حاسد سے کہ انکار ان آیات کا کرتا رہو ی اظہار درحالیکہ وہ ایک مرد ہے زیرک و دانا +

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

کبھی قبیح جانتی آنکھ روشنی آفتاب کو بسبب درد کے اور بدمزہ جانتا ہے مونھ مزے پانی کو بیماری سے

منکر آیات قرآن ہو جو کوئی بہ حسد
از کمال جہل و نادانی تو استعجاب کیا

یعنی کیا تعجب

کیونکہ یہ انکار حاسد کی ہے از راہ عناد
گو بخوبی جانتا ہے وہ ہے وحی خدا

یعنی حاسد

جانتے ہین درد کی حالت مین جیسے ناگوار
نور خورشید درخشان کو تمامی دیدہا

غلبہ صفرا سے یا معلوم کرتا ہے دہن
آب شیرین کی حلاوت کو مرارت سے ملا

یعنی کڑوائی سے ملا ہوا

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

اے بہتر وہ شخص کہ قصد کریں سائلان آستانہ اوسکے کا درحالیکہ پیادہ جاوین اور سوار آوین اوپر پشت مادہ شتران تیز رو کے

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرَى لِمُعْتَبِرٍ وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمَى لِمُغْتَنِمِ

پس عدد وحصر کا نہیں رکھتے ہیں عجائب و لطائف اونکے اور قصد خریداری نہیں کیا جاتا ہو ملالت ذو غلتی با وجود

جبکہ ناظم کر چکا لفظی لطائف کا بیان
لطفہائے معنوی کو اب یہان ظاہر کیا

یعنی اون آیات کے ایسے معانی ہیں کثیر
جسطرح اوبھتے ہیں دریا مین بپائی موجہا

گوہر دریا سے بھی ہیں وہ معانی بزرگ
فوق تر در حسن و زیبائی و خوبی و بہا

پس نہیں ہے اون معانی کے لطائف کا شمار
اور نہیں اونکی عجائب کی ہے ہرگز انتہا

باچنین کثرت خریداران کو اونکی مگر
ہے نہیں دلگیری و بے ملالے جز ولا

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللهِ فَاعْتَصِمِ

ٹھنڈک ہوئی ساتھ اون آیات کے آنکھ پڑھنے والے اوسکی کی پس بشارت کہ بہ تحقیق ظفر پائی تو نے بعہد و پیمان امان الٰہی کے کہ قرآن ہے پس تمسک کر

إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظَى
أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظَى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

اور اگر پڑھے تو اوسکو واسطے خوف گرمی آتش دوزخ کے بجھادی تو دوزخ کو وہ ہی جو مورد آیات کا ہے باآب خوراکی

چشم قاری در رد اون آیات سے ہے پر فرح
دل ہے اوسکی باب عیش و کامرانی وہوا

مژدہ باد اے قاری قرآن کہ تجھکو بالیقین
ہے ظفر عہد و امان کبریائی مین درآ

ہے یہی بہتر کہ اس قرآن پر ہو تو چنگ زن
ہو بجا آور ہمیشہ اوسکی امر و نہی کا بد

جو بخوف گرمی دوزخ تلاوت کرے اوسے
وے بجھا تو بے تامل حدت نار لظی

سردی لب سے کہ جو مورد مین اون آیات کے
یا بہر د آب خور جو سرد ہی ہے انتہا

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحُمَمِ

گویا وہ آیات نہر الحیات ہین کہ سفید ہو دشمن منہ سبب اونکے گنہگاروں سے درحالیکہ آئی ہو رو برو اوسکی مانند کوئلوں سیاہ کی

جس سے امر وحی و اثبات نبوت مین خصم

تا پریشان ہوکے ڈھونڈھے وہ کوئی راہ دگر

بلکہ جو انصاف سے دیکھے تو جانے بالیقین

دوسرے محفوظ تحریفات دشمن ہین وہ سب

یعنی آیات قرانی

اور نجا ہا حاکم دیگر کہ تا ہو وہ حکم

یعنی منصف

مَا حُورِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ

جنگ نکیا گیا بایات قران کوئی کسی اوقات مین مگر یہ کہ پھر گیا

آجتک کوئی ہوا ایسا نہ از وقت نزول

بلکہ اون آیات سے جسنے کیا عزم ستیز

اور رہی اوسکو نہ غیر از راستی راہ گریز

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا

رد کیا بلاغت ان آیات نے دعوی معارض اپنے کو ہر

رد کیا آیات قرآن کی بلاغت نے اوسے

رد کرے ہے جیسے دست اندازی فساق کو

یعنی فاسق

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ

یعنی آیات قرانی کو معانی بہت ہین مانند موج کے کہ دریا آتی ہو

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا +

کچھہ نہ باقی رہگئی گنجایش چون و چرا

یا کرے وہ اور برہان کی طلب اسکو سوا

یہ کلام احمدی ہے یہ کلام کبریا

پس نہین چھوڑے اونہون نے خصم کو جای ابا

یعنی دشمن کو جای انکار

اس خصومت کا کرے انصاف کچھہ اونکو سوا

یعنی اون آیات کے سوا

اَعْدَى الْاَعَادِيْ اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

دشمن ترین دشمنوں کا درحالیکہ ڈالنے والا القیاد اور آشتی کا ہو

جو ہوا ہووے معارض اس کلام پاک کا

ہو سپر انداختہ بھاگا وہ آخر منھہ پھرا

ہوکے شرمندہ ہوا وہ معترف تقصیر کا

رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ

مثل رد کرنے مرد شدید الغیرت کی دست فاسق کو زنان

ہو مقابل سامنے اونکے اگر کوئی گیا

محرمات اپنے سے بی تاخیر مرد باحیا

وَفَوْقَ جَوْهَرٍ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

اور یہ معانی بالاتر ہین گوہر دریا سے بیچ زیبائی اور قیمتوں کے

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْاِكْثَارِ بِالسَّاَمِ

لم تقترن بزمانٍ وهي تخبرنا ۔ عن المعاد وعن عادٍ وعن ارم

او وہ آیات مقترن بزمان تکلمہ نہیں ہیں حالانکہ خبر دیتے ہیں ہمکو ۔ حال آخرت وقصص عاد و ارم سے

جو ہوئین آیات قران نازل از رب غفور ۔ سرور عالم پر وقتاً بعد وقت برملا

گو تلفظ مین ہین نو پیدا مگر معناً قدیم ۔ کیونکہ ہین وہ بھی یکے از وصف رب کبریا

باوجود اسکے کہ وہ آیات موصوف القدم ۔ مقترن بازمنہ ہرگز نہین نام خدا

ہین مگر وہ مخبر صادق بحال آخرت ۔ اور کرتے ہین بیان عاد و ارم کا ماجرا

دامت لدينا ففاقت كل معجزةٍ ۔ من النبيين اذ جاءت ولم تدم

باقی ہین وہ آیات نزدیک ہمارے اور برتر ہین تمام معجزون انبیا سے ۔ جو ظاہر ہوئے اور باقی نہ رہے

ہین وہ آیات کلام اللہ باقی مستدام ۔ جو کہ خود بالذات ہی یک معجزہ از لسن خدا

نظم ترتیب غرایب ہے کہ ہین ہم سب گئے ہار مین ۔ با یقین ہے برتر از اعجاز دیگر انبیا

جو ہوئے ظاہر مگر اونکا نہین اب کچھ نشان ۔ ہے ابد تک ہی اس اعجاز پیغمبر کو بقا

ایک سورہ کی مقابل اوسکے لانے پہ کوئی ۔ آجتک فصحاے عالم سے نہین قادر ہوا

دشمنان دین نے گو تخریب پر باندھی کمر ۔ کر سکے کیا کوئی اوسکا جسکا حافظ ہو خدا

محكمات فما يبقين من شبهٍ ۔ لذي شقاق ولا يبغين من حكم

وہ آیات محکم کی گئی ہین درمیان مدعی نبوت اور دشمنون اوسکی کے ۔ مسلوک ہے درنظر اہل خصومت کی کہ طلب کیا کوئی حاکم تا انصاف

آیتین قرآن متبرک کی وہ آیات ہین ۔ آجتک کوئی نہین جسکا مقابل لا سکا

دعوی پیغمبری کے باب مین ہین محکمات ۔ کر دیا کس لطف وخوبی سے اونہون نے فیصلہ

تیرگی مائل ہوا ازبس صورت سطح زمین

یہ دعا اوس ابر رحمت کی مقارن ہو کہ جو

جسکی کثرت سے کرے تو یہ گمان باآب رود

دَعْنِی وَوَصْفِی آیَاتٍ لَهُ ظَهَرَتْ

چھوڑ مجھکو واسطے توصیف اون معجزات کی جو ظاہر ہوے واسطے

فَالْكُلُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَهُوَ مُنْتَظِمُ

پس معجزات آپکی مانند دریا کی ہین کہ زیادہ ہوتا ہے حسن اونکا جمعیت

چھوڑ دی مجکو کرون تا مین بحسن اعتقاد

جو ہوے ظاہر بنا بر حجت پیغمبری

لطف و خوبی مین وہ سب اعجاز ہین مثل گہر

جو رہین نا منسلک وہ گوہر پر حسن و تاب

فَمَا تَطَاوَلُ آمَالُ الْمَدِيحِ إِلَى

پس کسقدر دراز ہوئین آرزو ستایش کنندہ کی

ہو گئین ہین آرزوی مدح خوان کیسی فراخ

اس سبب سے جو کہ ہے وہ ذات عالی بالیقین

آیَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ

آیات قرآن کہ نازل ہوئین نزد خدا تعالی سے تو پیدا ہین باعتبار لفظ

فرط سبزی سے بکوہ و باغ و راغ زرعہا

آب ریزان ہو بشدت ہر جگہہ پر بارہا

آب دریا ہے یا سیل عرم اگر بہا

ظُهُورَ نَارِ الْقِرَى لَيْلًا عَلَى عَلَمِ

مثل ظہور آتش طعام مہمانی کے کہ وقت شب او پہاڑان بلند کے روشن کرین

وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

اور نہین نقصان ہے قدر و مرتبہ اونکی کو درحالیکہ اونکو ہیچ رشتہ کی

معجزات سرور عالم کی توصیف و ثنا

مہر و عوت جیسی روشن ہو مثل نار القری

حسن ہوا اونکا سوا جو منسلک ہون یکجا

قدر و قیمت مین نہ آوی اونکی نقصان کچھ ذرا

مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

بسبب اسکے کہ آنحضرت مین موجود ہین اخلاق حمیدہ

جا بجا پیغمبر محبوب و مطلوب خدا ہے

جامع خلق کریم و ہم بدیگر وصف ہا

قَدِيمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقِدَمِ

اور قدیم ہین من حیث اللفظ و المعنی اس سبب سے کہ صفت ...

ایک کیفیت ہے یہ بھی آپکو از قسم وحی

خواب جسکی شان سے ہے غفلت بطلان حسن

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ

بزرگی و عظمت اوس خدا کو ہے نہین وحی اکتسابی

لائق تعریف ہے وہ ذات پاک بے نیاز

وحی ربانی نہین ہرگز ہے فعل مکتسب

یعنی یہ امر بکسب حاصل نہین ہوتا

کوئی پیغمبر نہین کاذب باخبار غیوب

یعنی دروغگو

كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ

اکثر بار تندرست کیا رنجور کو کف مبارک آنحضرت نے ساتھ چھونے کے

ہوگئی بیمار کتنے ایک اکثر تندرست

اور بھی کتنے ہی پابندان حاجت کو نفور

یعنی فی الفور

وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ

اکثر تر و تازہ کیا زمین سال قحط کو دعا ہی آنحضرت نے

بِعَارِضٍ جَادَ أَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا

اور یہ تر و تازہ کرنا دعا کا مقارن ساتھ اوس ابر کے ہر کہ بہت برسا

یعنی بارش کی بہت [illegible] [illegible]

تازہ و تر ہوگئی اکثر زمین سال قحط

ہوگیا سال مصیبت تازگی مین ہچو سال

یعنی سال قحط

دیکھتی ہے خواب مین رویای صادق بار ہا

اسکی نسبت آپکی جانب نہین مطلق روا

وَلَا نَبِيٌّ عَلَى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

اور نہین ہے کوئی پیغمبر اوپر خبر دینے کے امور غیب کے متہم بکذب

وحی ہے جسکے لئے مخصوص جملہ انبیا

یعنی احکام و اخبار سماوی ہیں

بل عطای صرف ہے دی جسکو چاہی کبریا

یعنی فضل اوسکا ہے جسکو چاہا وہ دیا

راست گو تر اون سے معلومات غیبی مین کجا

یعنی پیغمبرون سے

وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

اور چھوڑایا پابندان حاجت کو رسی جنون سے مس

مس کیا جب اونکو اوپر آپنے دست شفا

کر دیا قید جنون سے اوس شہ دین نے رہا

حَتَّى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصُرِ الدُّهُمِ

یہانتک کہ مشابہ ہوا وہ سال نضارت اور زیبائی مین اطلاق سالہای

سَيْبٌ مِنَ الْيَمِّ أَوْ سَيْلٌ مِنَ الْعَرِمِ

آلم

ابر رود کو کہ بیچ اوسکی جریان آب دریا ہی ہیر یا سیل عرم کہ وادی

جب اوٹھایا جانب حق آپ نے دست دعا

یعنی آنحضرت

بارش باران رحمت جسمین ہوئی انتہا

کچھ نہ پہونچا مجکو مکروہات دنیا سے ضرر
بلکہ ہوئی حاصل امان اون سب نوائب سے کثیر
جسکی باعث سے ہوا بے سود تا باقی حیات

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ

اور نہ چاہی تھی تونگری دنیا اور آخرت کی دست مبارک آنحضرت سے

وین دو دنیا کی غنا مین نے نہین چاہی مگر
(یعنی دولت و حشمت)
ایسے بہتر ہاتھ سے مین نے کیا اوسکو قبول
بخششون کو اوسکی کیجائی بذیرا ہے بجان
کیا بیان ہون اوس عظیم الجود کی وصف نوال
(یعنی آنحضرت)
جسکہ لایا کوئی سائل اپنے حاجت روبرو

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ إِنَّ لَهُ

انکار نکر اخبار غیب کا جو بحالت خواب آنحضرت صلعم ظاہر ہوئی بیشک

فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِنْ نُبُوَّتِهِ

کیونکہ یہ حال آپکا وقت پہونچنا آنحضرت کا مرتبہ نبوت کو تھا

غیب کی اخبار سے منکر نہو تو زینہار
کیونکہ بیداری سے بہتر ہے آنحضرت کی خواب
کس لیے یہ حال تھا حضرت کا بعثت کی قریب
(یعنی نبوت کے)

نے زمانہ کا ہوا دست ستم مجھپر رہا
پیش کی جسدم بدرگاہ پیمبر التجا
دور تر مجھسے زمانہ کے رہین جور و جفا

إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدَى مِنْهُ خَيْرَ مُسْتَلَمِ

مگر یہ کہ پائی تھی بخشش اور قبول کیا مین نے اونکو بہترین ہاتھ کہ

دست جود سرور کونین سے پائی عطا
(یعنی آنحضرت)
جسکی تقبیل اہل دنیا پر ہے واجب دایما
(یعنی جو منشا)
باتمامی آرزوے پر نیاز و التجاء
جز تشہد پھر نفرمایا زبان سے لفظ لا
(یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہ اسمین لا لفظ بمعنی نہین ...)
کردیا اون حاجتون کو آپنے فورا روا
(یعنی آنحضرت نے)

قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

ایک دل ہر کہ وقت سونے کے دو چشم اوسکے کو خواب نہین

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

پس سزاوار نہین کہ انکار کیا جاوے بیچ وقت مذکور کے حال خواب دیکھنے والا

جو ہوئے ظاہر بروے خواب ختم الانبیا
چشم خوابیدہ دل اقدس مگر بیدار تھا
پس تجھی اس خواب سے لازم نہین ہرگز ابا
(یعنی انکار)

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

کہ گمان کرتے تھے کہ کبوتر اور گمان کرتی تھی کہ مکڑی نے اونپر
بہترین خلائق کے نہ تنا نہ کبوتر گرد اونکے پھرا

اور بھی ہے مجکو سوگند رسول پاک ذات
صاحب جود و سخا و مہر اوجِ اصطفےٰ

جو در آیا خیر و برکت سے میان غار ثور
حسطرح ہو برج مین تحویل ماہ پر ضیا

ایسی حالت مین کہ چشم کافران کور دل
ہو گئین اندہی کہ اونکو کچھ نہین مرئی ہوا

پس رسول صادق و صدیق ذی اوس غار میں
غیر خدا ہرگز نہ یکڑا انس با غیر خدا

(یعنی آنحضرت و ابو بکر صدیق نے ۱۲)

دیکھتے تھے کچھ نہین اوس غار مین وہ نابکار
گو کہ حضرت او سجگہ تھے برملا جلوہ نما

(یعنی کفار جو آپکی جستجو مین تھے ۱۲)

باز رکھا تھا خدا نے دیکھنے اس حال سے
دیدۂ کفار کو اور دوسرا موجب یہ تھا

(یعنی دوسرا سبب نہ دیکھنے کفار کا یہ تھا ۱۲)

دیکھ کر تخم حمام و نیز تار عنکبوت
یہ گمان اوسوقت اونکی نقش خاطر ہو گیا

(یعنی بیضۂ کبوتران اور جالہ مکڑی جو دہنہ غار پر تھے ۱۲) (یعنی کافرون کی ۱۲)

جو در آتا اندرون غار تو یہ تخم و تار
غیر ممکن تھا کہ رہجاتے بحال خود بجا

(یعنی بیضہ و جالہ ۱۲)

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ
مِنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْاُطُمِ

محافظت الٰہی نے بے نیاز کردیا آنحضرت کو ذرہون دو ہری سے
حلقہ یافتہ شدہ سے اور قلعون بلند سنگین سے

کچھ نہ تھی پروا ئی دروع و حاجت حصن حصین
سرورِ کون و مکان کو بہر دفع اشقیا

(یعنی زرہ ۱۲) (یعنی قلعہ مستحکم ۱۲)

تھی نگہبان پیمبر عصمت پروردگار
جسکی قوت پر بھروسہ آپ کا ہر وقت تھا

(یعنی نگہبانی)

ذات پاک اوس فخر موجودات سی جسنی نغار
دفع شر اہل شر یک تار مکڑی سے کیا

(یعنی غار جبل ثور) (یعنی کفار)

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَاسْتَجَرْتُ بِهِ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِنْهُ لَمْ يُضَمِ

اذیت نہ پہونچائی مجھکو زمانہ نے از روے ستم کے اور امان چاہی مینے
سو پائی ایسی امان آنحضرت سے کہ بسبب اوسکے جور نہ کیا جاوے اوپر میرے

[illegible]

سجدہ ریزان آپ کی دعوت پہ آحاضر ہوے

ہوکے استادہ بہ پیش سرور عالی وقار

راست آئے اس نمط پر وقت دعوت وہ شجر

جب گئے تھے اونکے شاخون از قدم وقت مشی

یعنی چلنے کیطرف انحضرت کے

ہے روایت کلمہ توحید تھا اوس سے عیان

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّیٰ سَارَ سَائِرَةً

آنا اشجار کا مثل اوس ابر پارہ کے ہے جو سایہ انداز تھا آپ پر جب

نخل کا آنا باعجاز رسول نامدار کہ

گرمی خورشید کی شدت مین وقت نیمروز

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ

سوگند کھاتا ہون مین ماہ شگافتہ کی تحقیق اوسکو

ہے مجھے سوگند ماہ شق شدہ کی پر درست

اوس مہ منشق کو دل سے آپ کی ہے ارتباط

وَمَا حَوَی الْغَارُ مِنْ خَیْرٍ وَّمِنْ کَرَمٍ

اور سوگند کھاتا ہون مین اونکی ساتھ اوس چیز کی کہ فراہم لایا اوسکو خیر وکرم سے

فَالصِّدْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرِمَا

پس صدق اور صدیق غار مین اوس غار سے الگ نہ ہوئے کسی چیز سے سوا انکے

بی قدم بر نہج خود اشجار چند از جابجا

یہ بھی معجزہ آنحضرت کا ہے کہ آپکی طلب پر درخت چند اپنی جڑ سے اوکھڑ کر

کی شہادت امر توحید و رسالت کی ادا

یعنی گواہی دی اون درختون نے وحدانیت خدا اور آپکی رسالت کی

راہ مین کھینچا تھا گویا ایک خط استوا

خط نو پیدا میان راہ آمد بر ملا کہو

اسکو بھی اعجاز محبوب خدا سمجھو کہ تھا

یعنی معجزہ نبوی صلعم

نَقَّبَتْهٗ حَرْوَطِیْسٍ لِلْهَجِیْرِ حَمِ

درحالیکہ نگاہ رکھتا تھا یہ ابر آنحضرت کو گرمی تنور ہوا سے کہ ہنگام نیمروز

ہمچو قطع ابر ہے جو سایہ بان تھا آپکا

یعنی ٹکڑی بادل کی ہے

حین گلگشت سفر بر فرق اقدس بارہا

مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

دل آنحضرت سے دھارتباط ہے کہ راست ہوگئی قسم ساتھ اوس ارتباط کے

جو ہوا اعجاز نبوی سے دو پارہ ہو جدا

اسلیے اوس ربط کی سوگند ہے مجھکو روا

وَکُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْکُفَّارِ عَنْهُ عَمِیْ

درحالیکہ ہر ایک کافرون سے اوس سے نابینا ہے

وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمٍ

اور کافر کہتے تھے کہ غار مین کوئی نہین ہے اور شیشہ کھینچا یہ تھا

اسقدر آیا تخلل جس سے ہوکر ہیمناک
بھاگتا تھا مضطرب ہوا ایک پیچھے دوسرا

کر گئے تھو راہ آمد شد کی اوس حالت مین
ایک پر گرتا تھا آ دیگر بر جسم تشعلہا

كأنهم هربا أبطال أبرهة
أو عسكر بالحصى من راحتيه رمي

گویا وہ جن مثل بھاگ گئے جو انو بزدل لشکر ابرہا کے تھو
یا لشکر کفار قریش کے تھو کہ سنگریزہ دونون کف مبارک آنحضرت کے

نبذا به بعد تسبيح ببطنهما
نبذ المسبح من أحشاء ملتقم

اور ڈالا جانا اون سنگریزونکا بعد تسبیح پڑھنے اونکے کف مبارک آنحضرت
مثل ڈالی جانے یونس تسبیح گو کی ہے بیچ شکم مچھلی کے

تھا فرار اونکا بخوف رجم اس انداز سے
وہی ابابیلون کی فوج ابرہا جیسے بھاگ

یعنی بربادی خانہ کعبہ کی آور شہر کی ۱۲

جو یمن سے جانب مکہ ہوا تھا فوج کش
تا کرے تخریب شہر و ہدم بیت کبریا

یا مثال اونکی ہے جیسا ان تر بکفار قریش
جو ہوئی مفرور وقت جنگ خیر الانبیا

جبکہ پھینکا آپ نے دست مبارک سے وہان
سنگریزون کو اوٹھا کر سمت فوج اشقیا

تھا یہ حال اون ریزہای سنگ کا وقت رمی
ہاتھہ مین حضرت کی تھی تسبیح گویان برملا

یعنی وقت پھینکنے کے

تھی یہی تسبیح اون احجار پارہ کی مثال
جیسے یونس بطن ماہی مین بہ تسبیح خدا

الغرض یہ جملہ آثار نبوت تھی کہ جو
پھر استقبال آنحضرت ہوئی صورت نما

جاءت لدعوته الأشجار ساجدة
تمشي إليه على ساق بلا قدم

یعنی پیشوائی ۱۲

یعنی آگئی وقت بلانے آپکی درختان سجدہ کرتے ہوے
اور گئے طرف آپکے اوپر جڑ اپنی کے بدون قدم کے

كأنما سطرت سطرا لما كتبت
فروعها من بديع الخط في اللقم

گویا خط مستقیم کھینچا درختون نے جسوقت لکھا
شاخون نے وہ خط نو بید ایچ وسط راہ کے

گورے وکرے ہوئے کافر باین سبب کہ انکار اکرنا اخبار کا اونکو

مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

اور نہ کوری وکری کو آگاہ کرنے کا فران ہر قوم کو اونکو سے

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ

اور بعد مشاہدہ شعلون آگ کی باطراف آسمان کا ویرہ خیالکے

ہوگئے کفار ناہنجار ایسے کور وکر
(یعنی اندہے وبہرے ۱۲)

گو کہ اخبار و بشائر کر رہے تھے آشکار
(یعنی ظاہر)

ہو رہی تھی ہر طرف رخشندہ ہم برق شہند رہ

یہ بھی کوری وکری تھی اونکی بعد اسکی کہ وہ

یک قلم مٹ جانیگی ادیان باطل بالیقین

اور بھی کوری کرے کفار کی تھی اسکی بعد

متصل ہر سو سے پڑتی تھی لسبوی قوم جان

ایک یہ بھی تھی جہالت اونکی کہ اصنام زمین
(یعنی تبان روے زمین ۱۲)

سر نگون ہوکر زمین پر گر پڑے تب بھی اونکو

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ

بشدت رجم ملائکہ کی نسبت اس حالت ذریع انتظام حال جنات مسترقی

شدت رجم ملائک سے بشان قوم جان
(یعنی قوم ابو الجان یعنی جنات)

نہ مسموم ہوا اور برق تخویفات اونکو نہ دکھائی دی

بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

کہ تحقیق دین اونکا کج اور باطل ہو ہرگز مضبوطی پذیر نہیں

مُنْقَضَّةً وَفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

مطابق اونکو نسار پڑنے بتون کے اوپر زمین کے

آنکھ سے کچھ بھی نہیں سوجھا نہ کانو سے سنا

کاہن وجن و ملک از مقدم خیر الورا

دیکھتے تھے پر شقاوت سے نہیں وہ بھیا
(بدبختی ۱۲)

سن چکے تھے کاہنان قوم سے یہ ماجرا

ناسخ ادیان جب ہوگا یہان جلوہ نما
(یعنی آنحضرت ۱۲)

دیکھتے تھے شعلہای آتشین طرف سما
(یعنی شہاب ثاقب ۱۲)

استراق اخبار جو سمت فلک کرتے تھے جا

پوچھتے تھے جنکو وہ بد دین بہر صبح و مسا

کچھ نہیں سوجھا کہ کسکی آمد آمد ہے بھلا

مِنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْ اِثْرَ مُنْهَزِمٍ

ایک پیچھے دوسرے کی بھاگتا اور راہ شدہ کی کم کی ہوتی ایکے اوپر

استراق اخبار جو کرتے تھے جاسوسی سما
(یعنی چوری خبر دن کی) (یعنی آسمان)

اوس زمانه مین که تها وقت ظهور احمدی آب و آتش کا هوا ظاهر عجب تر ماجرا

آگ کو حاصل هوئی اندوه هی ماهی صفت آب مین آتش کی خاصیت هوئی صورت نما

هوگئی تاثیر دونون کی اسی سے منقلب (یعنی بدلگئی ۱۲) تا قوی تر هو دلیل انقلاب اشقیا

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

اور جن بشارت دیتی هین اور انوار ظاهر هین اور حقیقت نبوی کی ظهور پاتی هے حالات اور خیالات سے

هین ظهور سرور جن و بشر کی مژده گو پڑهکے اشعار ون کو قوم جان توصیف و ثنا

عرش سے تا فرش متجلی هی با انوار قدس (یعنی حیات ۱۲) آمد آمد اوس سراپا نور مین باصد ضیا

هے نبوت کی حقیقت ظاهر از حال و مقال جلوه گر هوتا هے مهر دین باوج اصطفے

(یعنی حسان بن ثابت ۱۲) حضرت حسان بن ثابت یه راوی هین که جب (یعنی پاکی ۱۲) آ هوا نزدیک تر وقت ظهور مصطفے

یک یهودی بام پر چڑهکر بوقت بامداد (یعنی وقت ولادت ۱۲) (یعنی صبح کے) قوم مین اپنے باین الفاظ کرتا تها ندا

اب هوا نجم نبوت تابناک اندر قریش جسکے آنے کی خبر دیتے تهے موسے بارها

(یعنی ستاره پیغمبر کا ۱۲) مکیون سے ایکدن کهنے لگا دیگر یهود کلهه ستارون کی تغیر سے مجهے ظاهر هوا

رات کو پیدا هوا تم مین کوئی طفل جلیل آخری امت کا هوگا جو گرامی پیشوا

سنکے اس مژده کو نزد امنه پهونچی قریش هر استدراک ساتهه اون سبکے سائل بهی گیا

دیکهه شکل احمدی و خاتم پیغمبری (یعنی برائے دریافت ۱۲) کهینچ آه سرد با حیرت زمین پر گر پڑا

اور کها جاتا کے یه بیشک وهی مولود هے (یعنی وهی یهودی ۱۲) اب بنی اسحاق سے منصب نبوت کا گیا

(یعنی قوم بنی اسماعیل هے ۱۲)

عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اور آگ عبادت مجوس بجھنیوالی ہر لپٹ اوسکی شدت غم اندوہ سے

وَسَاءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا

اور غمگین کیا اہل ساوا کو غائب ہونا آب دریا اونکے نے زمین مین

جب ہوا وہ مہر تابان رسالت جلوہ گر

ہوگئی از بیم جدا سب اوس ملک کے جوڑ و بند

غیر ممکن ہوگیا آخر کو جسکا التیام

آگ فارس جسکی کرتے تھے پرستش سب مجوس

ہو شکستہ بند جوی کسروی ایک آن مین

اسقدر پانی کو اوسکی سخت طغیانی ہوئی

ہوگئی مسدود جریان سی بجای خود وہ جو

ہوگیا دریای ساوا بھی اسی اثنا مین خشک

منتفع ہوتے تھے اوس سے غیر وہم اہل دیار

اہل ساوا کو بہ بے آبی ہوا از بس ملال

ان حوادث سی ہوا نوشیروان کو اضطراب

اس سے ثابت ہو کہ بعد از انقراض چند سال

نیست ہوجاوے یکایک شوکت دین مجوس

كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ

گویا حاصل ہوئی صفت آگ کو جو پانی کی تھی سردی و تری سے

گویا اوپر بطلان مجوس سے رکھتی ہی اور رنج کرے غافل ہونیوالی ہو

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِي

اور پھر جاوی لوگونکی جو واسطے پانی کے آئے اور اندوہ بی آبی او سکی تر وہ ہوئی

شق ہوا ایوان کسری اوسکی صنولت مین در آ

لشکر کسرای آخر جیسے متفرق ہوا

با وفور جہد اصحاب رسول کبریا

ہوگئی مردہ غم بطلان سے اوسکے شعلہ

لیگیا جملہ عمارات و کنایس کو بہا

سیل جسکا جاکے وادی سماوا مین پڑا

نام مقام

اس ندامت مین کہ تھا خود اوس سے سوداشقیا

ہوگئی تھی جسکی طغیانی کو ماہ و سال تھا

خشک ہو پانی تمام اوسکا زمین مین گم ہوا

جو کوئی پانی کو آیا تشنہ و غمگین پھرا

کاہنون نی ہو فراہم تب یہ کسری سی کہا

ہون عرب غالب تیری اس مملکت پر برملا

دولت ساسان پہ ہون اہل عرب فرمانروا

حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

بسبب اوس اندوہ کی کہ ناری ہوگیا اوپر بطلان تیری ہانی کا اوہا

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ

آشکارا کیا زمان ولادت آنحضرت ﷺ نے امور عجیبہ کو ساتھہ لطافت

جبذا وقتِ ظہور سرور و الاحباب
اصل کے جسکی طہارت تھا وہ ذاتی کی سبب
ای خوشا وقت شریف و حبذا جای منیف
از فروغ اوست روشن دین و دنیا ہر دو جا
مادر گیتی چو او زادہ نہ فرزند دگر
کہ ملک کردی بہ پیش آدم خاکی سجود
لیک نہ بردی ہیچکس تا منزلِ حق الیقین
از بہار لطفِ او سر سبز باغِ کائنات

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ

زمان ولادت آنحضرت کا وہ زمانہ ہے کہ بفراست دریافت کیا پیچ

آپکا وقت ولادت تھا وہی بیشک زمان
اونکی پامالی کا تھا شذرہ یہی وقتِ شریف
یعنی خرابی کا

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرَى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

اور ہوا اوس زمانہ مین محل نوشیروان متفرق الاجزاء رہا

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ

يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

ای خوشا زمان بدایت اونکا و ای خوشا زمان نہایت اونکا

یکہ تازِ عرصۂ لاہوت ختم الانبیا
غیب سے ظاہر ہوئی کیا کیا عجائب بر ملا
آپکی جسمین ہوئی تھی ابتداء و انتہا
باد بر روے رحمت و صلواۃ حق صبح و مسا
دیدۂ عالم ندیدہ ہمچو او حسن اللقا
نور او در روے ودیعت گر نبودی ابتدا
گر نبودی ذات پاکش اندرین رہ مقتدا
از نسیم فیض او شاداب ہے روض الصفا

قَدْ أَنْذَرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

کہ بہ تحقیق وہ ڈرادی گی ساتھہ ڈرانی زمانہ سختی اور عقوبت کے

جسمین پایا اہل فارس نے خرد سے یہ پتا
مراد قوم آتش پرستوں سے ہے
جو در آیا خیر و برکت سی جہان مین بر ملا
یعنی وقت ولادت آنحضرت ﷺ

كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرَى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

شمل تفرق جماعت لشکر یزدگرد کہ کبھی نہ فراہم ہونے والا نہیں

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

ایکدن اک مردنے دیکھا جو روی احمدی
پڑ گیا رعشہ بدن پر اوسکی ہیبت مین ڈرا

آپنے شفقت سے فرمایا نکر مجھسے ہراس
مین کسی اقلیم و دولت کا نہین فرمانروا

بلکہ ہون اک شخص فرزند زن قرشی نژاد
گوشت بریان خشک سے کرتی تھی جو اپنی غذا

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

مشابہت ہے موتی مستور الصدف بریق و لمعان مین ساتھ اوس
کہ ایک کان اوسکی زبان اور دوسری کان لب مبارک آپکے ہین

ہے تشابہ دُر مکنون کو بلمعان و بریق کا
جو نکلتے ہین صدف سے باہمہ ضو و صفا

اون جواہر سے کہ ہین دندان پر نور و کلام
کان ہے جنکی زبان و ہم لبان مصطفےٰ

یہ تشابہ بھی ہے اک ادنیٰ تناسب سے فقط
ورنہ ذرہ کو کہان نسبت ہے باشمس الضحےٰ

ہے روایت بوہریرہ سے کہ جب ہوتی عیان
وہ دندان نبی وقت تبسم برملا

کیا تجلی تھی کہ ہو جاتے تھے روشن سربسر
نور سے اون دُرّ ابھی کے در و دیوار ہا
یعنی روشن تر ۱۲

اس سے بھی بڑھکر کے تھا وصف فصاحت کا کمال
سب فصیحان عرب کو جسنے عاجز کر دیا

آپ سے برتر کوئی شیرین زبان و خوش کلام
آجتک اس نوع انسان مین نہین پیدا ہوا

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

نہین کوئی بوی خوش کہ برابری کرے ساتھ اوس خاک کی جو فراہم لائی
خوشی و خوبی اوس شخص کو جسنے سونگھا ہو اوس خاک کا اطہر کو اور

عالم امکان مین کوئی بوی خوش ایسی نہین
جو کہ ہو ہم عطر خاک مرقد خیر الورا

جو کہ لائی ہے فراہم اوس مبارک جسم کو
اے خوشا زائر کہ ہو جسکو میسر سونگھنا

یاکرے تقبیل جا اوس مرقد خوش طیب کو
باالب عجز و نیاز و باہمہ صدق و ولا
یعنی بوسہ اپنا ۱۲

شیوۂ عادات و شکل و ہم ادا ہا و سیر | جملہ خوبان جہان کی آپ مین تھی رونما
یعنی پیدا

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ | وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

یعنی آنحضرت شگوفہ مین بیچ تراوت تازگی کے اور مانند ماہ دو ہفتہ | اور مانند دریا کے ہین بیچ جود و عطا کے اور مثل زمانہ کے ہین بیچ بلند ہمت

یعنی پہول
تازگی مین ہین وہ پیغمبر شگوفہ کی مثال | ماہ دو ہفتہ ہین وہ با رفعت و نور و ضیا

جود و بخشش مین ہین چون دریائے ناپیداکنار | چون زمانہ ہمت عالی مین ہین نام خدا

كَاَنَّهُ هُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ | فِي عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

گویا کہ درحالیکہ آنحضرت تنہا ہین بیچ لباس عظمت کے مہابت کے | ایسا دکھائی دیتا ہے کہ جب دیکھے تو اوسکو بیچ حشم و خدم لشکر کے

باوجود اسکے کہ تھے وہ سرور والا مقام | جامع اوصاف خلق و رحمت بی انتہا

پر جلالت اور مہابت تھی خداداد اسقدر | کانپتے تھے نام سے اونکے تمامی اقویا
یعنی تمام تہا مان عالم

اے زہے عظمت کہ تنہا دیکھتا کوئی اگر | جانتا لشکر مین عالیشان ہے اک بادشا

ایکدن تنہا کسی میدان مین خوابان تھے جناب | تیغ در دست آ ہوا اک کافر اوسجا پہ کھڑا
یعنی آرام فرما

کی ندائے نام آنحضرت کہ اب اس حال مین | کون ہے جو ہاتھ سے میرے کرے تجکو رہا

آپ نے بیدار ہو اوسوقت بیخوف و ہراس | یاد فرمایا زبان سے نام پاک کبریا

ہیبت حق سے گری تیغ مخالف بر زمین | صولت نبوی سے لرزندہ تھا از سر تا بپا
یعنی دبدبہ

سرور عالم نے لی دست مبارک مین وہ تیغ | اوس سے فرمایا کہ اب تو آپکو مجسے بچا

عرض کی اوسنے کہ اے پیغمبر والا صفات | ذات سے تیرے نہین امید ہے نیکی سوا

رحمۃ للعالمین نے از رہ فرط کرم | دی اوسے شمشیر کو واپس یہ فرمایا کہ جا
یعنی آنحضرت نے — یعنی چھوڑنا

وَكُلُّ آيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

اور تمام معجزات کہ لاے اونکو انبیاء
پس پہونچے اونکو وہ معجزات مگر ساتھ نور آنحضرت کے

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

اس سبب سے کہ آپ آفتاب ہین فضل وکمال کے اور انبیا ستارے اوسکے
درحالیکہ ظاہر کرتے ہین انوار مکتسبہ اپنے کو واسطے ہدایت آدمیو کے

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعَالَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

جب طالع ہوا آفتاب محمدی دنیا مین تو پکڑا نور ہدایت اوسکے نے
تمام عالم کو اور زندہ کیا تمام گروہ ہاے ان کو ۱۲

جسقدر تک انبیا لائی یہان پر معجزات
نور آنحضرت سے اون انوار نے پائی ضیا

کسلیے وہ فضل مین ہے اپنی مثل آفتاب
یعنی آنحضرت ۱۲
ہین اوسی خورشید کے اقمار جملہ انبیا
یعنی چاند ۱۲

ماہ سے جیسے شب دیجور کو ہوتا ہے نور
یعنی تاریک کو ۱۲
ایسی ہی ہر اک نے اپنی نور کو ظاہر کیا
یعنی معجزات کو ۱۲

جب ہوا دنیا مین تابان آفتاب احمدی
سب جہان نور ہدایت سے منور ہوگیا

چھپ گیے آخر وہ سب اقمار اسکی نور مین
سب پہ غالب ہوگیا نور حبیب کبریا

لذت ایمان سے ہر اک دلمین آیا ذوق وشوق
سب امم کو آپ کی برکت نے زندہ کردیا

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

کیا خوش اور زیبا صورت ہے پیغمبر ہمارا درحالیکہ آراستہ کیا اوسکو خلق نے
لپیٹنے والے سرتاپا ہے جامۂ خوبی اور نیکوئی کے موصوف ہے کشادگی پیشانی

پیکر پر نور اوس محبوب حق کو دیکھیے
یعنی آنحضرت کو
واہ کیا زیبا ہے کیا خوش منظر ونیکو ادا

زیور اخلاق کی ہے اوسپہ زینت سر بسر
حسن وخوبی کی قدِ آزاد مین موزون قبا

تازہ رو خندم خو ومشک بو ورد است گو
آپ سا کوئی بشر اتبک نہین پیدا ہوا

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ

اور آنحضرت مثل آفتاب کے ہین کہ ظاہر ہوتا دونون آنکھون کو دور سے

باطنی جو جو کہ ہین اوس مظہر حق کی کمال

دور یا نزدیک کے لوگون مین ہو کوئی مگر

یعنی آنحضرت ہیچ

ہے مثل اوس مظہر عالم کی مثل آفتاب

دیکھتا ہے جو کوئی نزدیک سے اوسکا جمال

الغرض کوئی کرے دریافت اوسکی کنہہ کو

یعنی حقیقت محمدیہ کو ۱۲

خواہ ہو وہ نوع انسانی و یا جن و ملک

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ

اور کیونکر دریافت کرین بیچ دنیا کے حقیقت کمال ذاتی و صفاتی آنحضرت کو

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ

پس انتہا دریافت اونکی ہے اعتقاد ہے بیچ حق آنحضرت کہ بہ تحقیق وہ

کر سکین ہین کسطرح دریافت دنیا مین کبھی

جسطرح خواب مین دیکھے کوئی پیکر جمیل

یعنی صورت خوبصورت

ہے قناعت اونکو ظاہر کی تجلی پر فقط +

یعنی بشر

انتہا دریافت اونکی یہ کہ وہ سلطان دین

یعنی آنحضرت ۱۲

ہے حقیقت مین وہ بہتر ہے تمامی خلق سے

یعنی آنحضرت ۱۲

صَغِيرَةً وَتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمِ

چھوٹا اور خیرہ کرتا ہے آنکھہ کو نزدیک سے + +

خلق کو دریافت نے اون سبکو عاجز کر دیا

فکر کا یارا اوسے اسمین نہین باقی رہا

یعنی قدرت ۱۲

دور سے آتا نظر چھوٹا و لکن ہے بڑا

خیرہ کر دیتی ہے بینائی کو اوسکی انجلا

یعنی روشنی ۱۲

واقعی لگتا نہین اوسکی حقیقت کا پتا

تھک گئے اس رہگذر مین عجز سے اون کے پا

یعنی راہ مین ۱۲

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

گروہ مست خواب محویت جنھون نے قناعت کی ہے اوسی پر جو دیکھے

وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ كُلِّهِمِ

اور در حقیقت وہ بسبب یعنی بہترین جمیع مخلوقات خالق عالمیان ہین

مست خواب محویت کنہہ جمال مصطفےٰ

ایسی ہی اونکی مثل ہے جو کہ ہین محو لقا

واقعی ادراک کی کب تاب ہے اونکو بھلا

صورت انسان مین ہے ایک شخص ذی رتبہ بڑا

نور سے جسکی ہوئی مشہور سب ارض و سما

اول ما خلق اللہ نوری ۱۲

حیطۂ تقریری ہر بلیغ خوان کی ہے برون

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهُ اٰيَاتُهُ عِظَمًا

اگر مناسبت تمام رکھتی قدر و منزلت آنحضرت سے اسماء شریف اونکی از روئے بزرگی کے

نام پاک مصطفےٰ رکھتے اگر نسبت تمام

یا دنام احمدی سے استخوان مندرس

یا د کر جس نام سے اوس خواجۂ کونین کو

نسبتِ کامل مسمے سے جو ہوتی اسم کو

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَا الْعُقُوْلُ بِهٖ

نہ آزمایا آپنے ہمکو ساتھ اوس چیز کے کہ عاجز ہوں ہم ادراک اوسکی سے

آزمایا آپ نے ہمکو نہین اوس چیز سے

اور بھی رکھا نہ اون احکام کی تکلیف کو

کیونکہ تھی اصلاح ہم سب کی فقط مد نظر

پس نہ ڈالا ہمکو کوئی حکم نبوی نے شک

یا غلط کر بیٹھتے نفسانیت سے راہ راست

یا نصارا اسطرح دامِ ضلالت مین پھنسے

اَعْيَ الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى

عاجز کر دیا خلق کو کمال باطن آنحضرت نے پس دیکھا نہیں جاتا

کون کر سکتا ہے تحریر و بیان اوسکو ادا

اَحْيَ اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

زندہ کرتا اسم مبارک اونکا جب پڑھا جاتا ہڈیون بوسیدہ مندرس کو

اوس گرامی قدر کے قدر و مراتب ہی ذرا

زندہ ہو جاتی یقینًا شک کی ہی سمین نہ جا

شان عظمت آپکی پائیگا تو اوسی سوا

عینیت کا حکم رکھتے وہ بذات مصطفےٰ

حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

بخیال رغبت آنحضرت کے اوپر اصلاح حال ہمارے پس نہ شک کیا ہمنے اور نہ وہم

عقل کے ادراک سے ہو دور جسکا بوجھنا

پہلی امت پر او تھا نا جنکا مشکل ہو گیا

تھی وہ راغب تر کہ ہوں ہم سب ستار خدا

تاکہ ہوتی حاجت تاویل یا دقت ذرا

ہو گئی جیسے یہودی قوم مغلوب الہوا

کر کے تاویلات بے معنی با حکام خدا

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

نزدیک و دور سے سوائے عاجز ہونے والا ستایش در نعت آنحضرت کے

جبکہ ناظم نے کیے اوصاف آنحضرت بیان — ایک بڑی عظمت سے جنکا ذکر اوپر ہو گیا

سابقہ اونکے احتیاج انبیا کو بھی وہان — اوس شہنشاہ دو عالم کی طرف ثابت کیا

اب ہوا خطرہ کوئی جاہل براہ ناصواب — کر نہ بیٹھے شک الوہیت کا سوے مصطفے

جیسے بد دینان بد باطن کے فرط جہل سے — فرقہای امت پیشین مین پھیلی یہ بلا

اسلیے ناظم نے ہم دینان پر کھا کر ہراس — دفع سوء ظن بد اس قول سے اپنے کیا

چھوڑ اوس دعوے کو جو اپنے نبی کی شان مین — قوم نصرانی کرین ہین نسبت از راہ خطا

اور جو چاہے کرے تو وصف شان احمدی — پر حسب عقل و شریعت پیش جو رکھے روا

تا کہ ہو وہ مدح درگاہ رسالت مین پسند — جو خلاف شرع ہو اوس سے نکر لب آشنا

ہے روایت حضرت فاروق اعظم سے صحیح — اپنے اصحابوں سے فرماتے تھے حضرت بارہا

مت کرو افراط یعنی مری توصیف مین — جیسے عیسی کو نصارا نے کہا ابن خدا

بلکہ مین یک بندہ اوس خالق کا ہون اور پیغامبر — میری نسبت مین یہی بس ہے یہ توصیف و ثنا

وَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ — وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

نسبت کر طرف ذات آنحضرت کے جو کچھ چاہو تو شرف و بزرگی سے — اور اضافت کر بیچ مرتبہ اونکے کے جسقدر چاہے تو عظمت سے

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ — حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

پس یہ ہے کہ فضل و کمال آنحضرت کا اسقدر ہو کہ نہیں ہے واسطے اونکے — حد و نہایت تا آشکار اکرے کہنے والا اوسے زبان سے

ہے بجا جو ذات نبوی سے ہو منسوب از شرف — ہے روا جو آپ کی عظمت بیان ہو بر ملا

کسلیے اوس سرور کونین کا فضل و کمال — اسقدر تک ہے کہ جسکی کچھ نہین ہے انتہا

یعنی عظمت و شان آنحضرت کی درگاہ رب العزت میں دیکھ کر کوئی شک الوہیت کا نکرے ۱۲

کیونکہ ہے وہ مرکز دور نبوت لاکلام
یعنی آنحضرت ۱۲

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ

پس آپ وہ شخص ہین کہ مرتبہ کمال کو پہونچا باطن اور ظاہر اونکا

یہ وہ پیغمبر عظیم القدر والاشان ہے
ہوگئین دونون جہان کی خوبیان اوسپر تمام

اصطفائی سے حبیب اللہ کا پایا لقب
یعنی برگزیدگی ۱۲

تا کرین تبلیغ احکام شریعت سوی خلق

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ

آنحضرت پاک کیگئی ہین شریک سے بیچ خوبیون ذاتی وصفاتی کے

ہین نجوبہائے ذاتی وصفاتی پاک تر

جوہر حسن رسول پاک ہی نامنقسم

ہی روایت حضرت جابر فی الکدن باادب
نام صحابی رسول اللہ کا ہے ۱۲

آفرینش سے خدا وند دوعالم نے نخست
یعنی تمام عالم سے ۱۲

خواجۂ عالم نے فرمایا کہ سب سے پیشتر

پھر ہوا اوس نور سے مشہود ہر شی کا وجود
یعنی ظاہر ۱۲

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمٖ

چھوڑ دے اوس دعوی کو جو کیا نصارا نے بیچ شان نبی اپنے کے

یا مبین ہے کلام ایزدی کا برملا
یعنی شرح کنندہ ۱۲

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پس برگزیدہ کیا خدا نے بمحبوبیت و رسالت

جسکا رتبہ جملہ ذی جاہونسے بالاتر ہوا
یعنی ہر صاحبان مرتبہ زیادہ ہے ۱۲

کون تھا وصفون پسندیدہ ہی جو اوسمین تھا

منصب پیغمبری بھی ختم اوسپر ہوگیا
یعنی آنحضرت پر ۱۲

کر ہدایت سبکو سیدھی راہ پر دیوینگا

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

پس حقیقت حسن کی جو آپ مین ثابت ہو وہ انقسام پذیر نہین یعنی دیکھے اور اوس کے
اونکے بیچ کسی دیگر کے

شرکت اغیار سے وہ سرور ہر دوسرا

جسکو پہونچا کچھ وہ سایہ ہی اوسی خورشید کا

عرض کی پیش جناب افتخار الانبیا

لوح ہستی پر کیا کس نقش کو صورت نما
یعنی تختۂ پیدایش پر ۱۲ یعنی ظاہر ۱۲

عالم امکان مین نور احمدی تابان ہوا

عرش و کرسی و جن و انسان و دیگر قسمہا

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَكِمِ

اور نسبت کر جس وصف کو کہ چاہے تو منجملہ مدح سے بیچ شان آنحضرت کی

اور گوئی فرد انسانی کو کیا پہونچو کہ جب
الغرض فضل و کمالات جناب احمدی

ایک صاحب نے کیا بی عائشہ سے یہ سوال
یعنی ایک صحابی
ما در اصحاب ایمان نے یہ فرمایا کہ جو
یعنی ام المومنین عایشہ نے
تب کرون ظاہر صفات احمدی کا مین شمار
نعمت دنیا کا تھا ممکن نہ ہرگز انحصار

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ

اور ہر کوئی نبی آنحضرت صلعم سے طلب کرنے والا ہے

جبکہ واضح کر چکا ناظم فضیلت آپکی
یعنی آنحضرت
اب بیان اوس استفادہ کا کیا ہم نے سمجھ

پس یہ فرمایا کہ سب پیغمبران پاک ذات
یعنی ناظم نے
تا کرین وہ از برای آبروے علم خود
چاہتے ہین تا کہ اونکے فضل کے بارانسی نم
یعنی حضرت کے

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ

اور تمام انبیا کھڑی ہین بیچ حضور آنحضرت کے بیچ مقام کھڑی ہونے اپنے کے

آپکے نزدیک واقف ہین بحد خود نبی
یعنی استادہ بمرتبہ خود
کر رہے ہین ذات پاک احمدی سے کسب علم
یعنی حصول علم

آج تک پہونچے نہ اوس علم و کرم کو انبیا
حیطۂ تحریر مین لا کون سکتا ہے بھلا
کیجیو تعداد اوصاف حبیب کبریا
کر سکے تعداد نعمت ہای این فانی سرا
یعنی شمار یعنی دنیا
ورنہ کیا ممکن کہ ہو معلوم اونکی انتہا
یعنی اوصاف آنحضرت کی
پس شمار وصف نبوی ہو بھلا مقدور کیا

غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

ایک کف پانی دریا و علم اونکی ہو یا چوسنا باران فضل اونکے سے

ہر نبی پر ہیئت سابق مین بطرز خوشنما
جنکی فیض احمدی سے تھی اونہین یکسر رجا
یعنی امید تمام
سر ور کون و مکان سے کر رہی ہین التجا
یعنی آنحضرت صلعم سے
غرفۂ آب اکتساب از بحر علم مصطفے
یعنی ایک کف پانی یعنی حصول
فیض سے جنکے گل علم و عمل خندان ہوا

مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

درحالیکہ اخذ علم کرتے ہین مرکز دائرہ نبوت سے یا بیان کرنوالی

کر نہین سکتے تجاوز اون مواقف سے ذرا
یعنی اون مقامون سے
یار موز و ہم معانیہای احکام خدا
یعنی دقائق

وہ وہ محبوب خدا ہو کہ امید نجات کی شفاعت اوسکی سی ہے

ہی ہیر امید روح وہ محبوب خاص کردگار

وہ بلا جس سے یہان ہول قیامت ہے مراد

(یعنی شفاعت)

کیا غم اون اہوال سے اوسکو کہ ہو جسکا شفیع

(یعنی اوہ شفاعت ہی)

عرض گاہ حشر جس سے سخت تر موقف نہین

(یعنی میدان حشر ۱۲) (یعنی جا ہی قرار ۱۲)

ناز ہے اپنی نبی کے رحم و رافت پر مجھی

دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ

بلایا خلق کو حضرت نے بسوی طاعت لیس چنگل مارنے والی اوسکی

وہ نبی جس نے بلایا کیسی کیسی لطف سی

جسنے دعوت کو کیا اوسکی بجان و دل قبول

یکقلم درکات دوزخ سی ہوئی اوسکو نجات

(یعنی طبقات ۱۲)

چنگ مارا اوسنے ایسی رشتہ مضبوط پر

کون ہے بدبخت تر اوس شخص سے اندر جہان

فَاقَ النَّبِيّٖنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ

فائق آئے آنحضرت اوپر تمام انبیا کی صورت و سیرت مین

فائق آیا صورت و سیرت مین اپنی سربسر

(یعنی غالب آیا ۱۲)

علم و اخلاق و کرم کا اوسکی کیا کیجے بیان

(یعنی آنحضرت ۱۲)

واسطے ہر امر ہولناک کے ہولہا ہے روز قیامت سی چھوڑ انکو واسطے

لطف سے ہی جسکی امید نجات از ہر بلا

ہی شفاعت کا وہی سرور کا اوس دن آسرا

ایسا پیغمبر رفیع القدر شاہ دوسرا

سب نبی کف اللسان ہونگی بخوف کبریا

(یعنی خاموش)

سب کو بخشائیگا ہو میدان محشر مین کھڑا

مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

چنگل مارنے والی ہین اوپر ایسی رسی کے جو شکستگی نہین رکھتی ہے

خلق عالم کو بسوی طاعت رب العلی

اوسکے احکام شریعت کا جو متمسک ہوا

بے گمان اوسنے بنایا اپنا گھر جنت سرا

غیر متصور ہی جسکا تا قیامت ٹوٹنا

جو چلا راہ مخالف پاکے ایسا رہنما

وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

اور ساتھہ اوسکی کوئی نہ ہو نزدیک اون انبیا میں سے بیچ علم کی کرم کی

سب نبیون سے یہ پیغمبر ہمارا بڑھ گیا

بیشمار و بیکران و بے حد و بے انتہا

[illegible]

[illegible]

کوکہ بشریت سی تھی حاجت بدنیا بعجز و قلت
کردیا بل شدت حاجت نی اونکو استوار
یعنی مستحکم
کسطرح مغلوب شد تہا ہی حاجت سو وہ شخص
کلمۂ لولاک اس دعوے کا میرے ہی گواہ

محمد سید الکونین والثقلین

یعنی وہ شخص جسکی صفت ایسی اور ویسی مذکور ہوئی نام پاک اوسکا
پہلے کی تعریف بالابہام بہر اشتیاق
یعنی در پردہ ۱۲
اور یہ فرمایا کہ جو موصوف ہی با این صفات
ہی وہ شاہ دو جہان سر گروہ جن و بشر
یعنی سردار ۱۲
ای مقیمان جہان بھیجو درود او سپر مدام

نبینا الآمر الناہی فلا احد

یعنی ہمارا امر عبادات حسنات اور مانع قبایح سیآت ہی کوئی
ہے یہ پیغمبر ہمارا مقتداے جن و انس
آمر حسنات و ناہی ہمہ سیات ہے
یعنی عبادات حسنہ کا آمر ہے ۱۲ — یعنی معصیات کا مانع ہوا ۱۲
منزل مقصود پر ہرگز نہ پہونچایگا پہلے
کیا گمان ہے اوسکو یا وہ وہ کسی در پردہ کا

ہو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ

پر نہ تھی رغبت اونہیں اس بے حقیقت پر ذرا
آن حضرت کو ۱۲ — یعنی دنیا پر ۱۲
ترک پر اس جنس فانی کی ہے بی انتہا
یعنی متاع دنیا کی ۱۲
جو نہوتا وہ تو کچھ ہوتا نہ اثر ارض و سما
جو ہت اقوال صادق سے ہی ثابت برملا

والفریقین من عرب ومن عجم

اور سردار انس و جان کا نیز سردو گروہ انسان کا عرب و عجم سے
اب یہان ظاہر کیا ناظم نے نام اوس شخص کا
نام پاک اوسکا محمد ہے کہو صل علی
سرور اہل عرب شاہ عجم بدر الدجی
جو شفیع عاصیان ہے بالیقین روز جزا

ابر فی قول لا منہ ولا نعم

راست گو زیادہ اوس سے بیچ گفتار نفی و اثبات کر
جسکے پیرو ہین تمامی انبیا و اولیا
راستی مین اوس سے برتر کون ہے نام خدا
جن و انسان سے کوئی اوسکی اطاعت کے سوا
جو کوئی اوس فخر موجودات کے در سے پھرا

لکل ہول من الاہوال مقتحم

سرور عالم نے فرمایا کہ اے بنت عتیق

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَهُ وَطَوٰی

اور بھی بیدادکی بھوکے اوسکی طریقہ پر جو حکم باندھتا تھا کر سنگ ست

اور بھی اوسکے طریقہ پر ہوا مجھے ستم

وہ شکم پائی تھی جسنے پرورش با حملہ ناز

طاعتوں میں ہونہ اوس مولی کی تا ممکن قیام

دولت فانی پہ کچھ مطلق نہ تھی اونکو نظر

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ

اور جو درخواست کی پہاڑوں بلند نے درحالیکہ تھے طلا سے

اور بھی اوسکی طریقہ پر ہوا ہے مجھسے جور

تاکہ ہوں اوس سرور عالم کے منظور نظر

ہمت عالی کو اوس محبوب حق کی دیکھیو

زہد و تقوے کو کیا تا زندگی اپنا شعار

وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ

اور استوار کیا الزت احتیاج دنیا نے اوس شخص کو ترک رغبت دنیا پر

وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ

اور کیونکر داعی ہو طرف دنیا کے شدت حاجت اوس شخص کی

کیوں نہ شکر اس نعمت عظمی کا میں لاؤں بجا

تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفَ الْاَدَمِ

اندرون شکم کو اور بیٹھتا تھا نیچے سنگ کے تہیگاہ کو جو نازک تھا پوست سے اوسکا

جو شکم پر باندہتا تھا سنگ وقت اشتہا

تا نہ پہونچا وسے مضرت بھوکھ کی شدت ذرا

ہوں بآسانی عبادت کی شرائط سب ادا

بلکہ اوس سلطان دین کا اختیاری فقر تھا

عَنْ نَفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمٖ

واسطے نفس حضرت کی پس اونسے ظاہر کی اوپر اون پہاڑوں کی ہمت بلند

کوہ جسکی واسطے ظاہر ہوئی بنکر طلا

اونپہ فرماوے تصرف اختیار اپنی میں لا

غایت استغنا سے مارا اونکے اوپر پشت پا

صبر و تسلیم و رضا و شکر اسکے ماورا

اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ

بہ تحقیق شدت حاجت غالب نہیں آتی ہے اوپر عصمتوں کے اگلی جلالت

لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کہ اگر نہو تا وہ نہ برآتی دنیا گوشت نیستی سے طرف وجود کے

چاہتا ہون حق سے آمرزش ہر شام و پگاہ — اس نصیحت سے جو قائل صرف ہی اور بے مزا

ہے مثال ایسی کہ جیسے سوی نسوان عقیم — نسل کی نسبت کرون کب ایسی سے ہو روا

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهٖ — وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

کہا مین نے تجہکو کار نیک کرنیکو لیکن مین فرمانبرداری کی ساتہہ اوس کی — اور نہ ثبات تجکو اوسپر حاصل ہوا پس کیا سود مند مرا کہنا سیری تجکو

پہر مخاطب سے یہ ناظم نے کہا بار دگر — نیک کرداری کی نسبت تجہسی گو مینے کہا

پر کیا مینے نہین ہیہات خود اوسپر عمل — اون نصائح پر قدم میرا نہ مستحکم ہوا

پس بہ پند استقامت تجکو کیا حاصل کہ جب — مین نہ خود با لذات اپنے قول کا عامل ہوا

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً — وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

اور نہ کیا مینے توشہ راہ آخرت پیش از آمد ول موت از قبیل عبادت زائدہ — نہ اوا کی مینے کوئی نماز نہ رکہا کوئی روزہ سوا فرض کے

کچہ نہ کین مین نے عبادت ہائے زائد ہوئے من — مرگ سے پہلے نہ توشہ راہ عقبی کا لیا

ز فرض سے بڑہ کر نکی مین نے ادا کوئی نماز — صوم ہی رکہا نہ کوئی صوم فرض و فرض سوا

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَا الظَّلَامَ إِلٰى — أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

بیداد کی مین نے اوپر سنت اوس شخص کے کہ زندہ رکہتا تہا شب کو — یہانتک کہ مریض ہوئی دو قدم مبارک اوسکی بجہت گزند ورم سے

سنت عالی پہ اوسکی مین نے کے بیداد سخت — جو بسے شب بہار ہا طاعات یزدان مین بپا

ہو گئے پائے مبارک جنکے کلفت سے مریض — شکوۂ تکلیف کیا یعنی زبان پہ ہو ذرا

بلکہ کی بی بی عائشہ رض نے عرض کا ے فخر بشر — کیون روا رکہتے ہو نفس پاک پر اتنی جفا

جب کلام پاک یزدان مین نوید مغفرت — آچکی پہر اس مشقت کی بہلا حاجت ہی کیا

اس نجاست سے اونہین کرپاک تا آوے سموع
(یعنی باپانی آنکہونکے)
کرکے ہر ہنگ پشیمانی کو اون پر پاسبان
گفت پیغمبر ہر آنکس چشم را حون بازداشت

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

اور مخالف کر نفس و شیطان کی اور اونکی حکم پر نچل ہ

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمَا

اور فرمان برداری نہ کر ان دو خصم اور حکم کی

نفس و شیطان کے فریبون مین تو ہشیار
پند جو تجکو کرین کاذب تصور کر اونہین
خوب تر معلوم ہین انکی تجہی مکر و فریب
یہ وہ دشمن ہین کہ اول دوستی کو کر عیان
ڈالتے ہین رتبۂ اعلی سے لا او سکو بزیر

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

آمرزش خدا سے چاہتا ہون اوس گفتار سے جو مقارن بکردار نہین

جب پس از فریاد پیش ملہم غیبی بیان
پہر بیان اپنے کو پایا بی عمل اسواسطے
طالب بخشش ہوا گفتار بے کردار سے

دور تر رکہہ اونکو اس آلودگی سے پہر سدا
تا نہو عود مکرر ایسی ما یا کے یہ جا
(یعنی اوس سے ناپاکی طرف پہر نہ آوے ۱۲)
از محارم یافتہ اولذت ایمان را

وَإِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اگر وہ دونون نصیحت کرین تجکو تو دروغ گو جان اونکو

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اسواسطے کہ تو پہچانتا ہے مکر اور فریب ان خصم و حکم کا

ایسی مکاران ہمہ باطن سے لے دلکو بچا
ایسی ناہموار راہون پر نہ چل تو تیز پا
ایسے شخصون کے کبہی ابلہ فریبی مین نہ آ
دوست کو دیتے ہین پہر دام غوایت مین پہنسا
(یعنی برائی ۱۲)
باز رکہتے ہین عبادت سے اوسے نام خدا

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ

بتحقیق وہ گفتار بے کردار ایسی ہی جیسی نسبت کرون مین فرزند کو

دفع شر نفس و ہم شیطان مصنف نے کیا
(یعنی ناظم نے ۱۲)
پڑہکے استغفار پیش حضرت رب العلی
کر تاسف حال پر اپنے یہ رو رو کر کہا

نگہبانی کر نفس کی بیچ اوسوقت اگر وہ بیچ کاموں خیر کے چر آئے

اور لازم ہے تجھے اوسوقت پر بہی حفظ نفس

پہر اگر حاصل کرے لذت کوئی چر کر اوسے

باز رکھہ ایسے چراگاہون کے چرنے سے اوسے

محنتون مین جسکی ہو خطرات نفسانی سے دور

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً

بہت بار آراستہ کیا نفس نے لذت کو واسطے مرد مرتاض کے

نفس امارہ کو جو مصروف طاعت کرتو ہے

کیونکہ اکثر خیر کا ہوتا ہے ظاہر نیک تر

نفس نے اکثر کیا لذات کو آراستہ

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شِبَعٍ

ڈر مکرون پوشیدہ نفس سے جو پیدا ہوتے مین گرسنگی و سیری سے

ہے مناسب نفس کے مکر نہانی سے حذر

بلکہ سیری سے ہے گرسنگی کے شدت سخت تر

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ

اور روان کر آنسو آنکھون سے بہ تحقیق پر ہوئی نظروں حرام سے

کر روان اشک ندامت دیدۂ بیباک سے

اور اگر وہ کوئی لذت حاصل کرے بیچ چراگاہ کی پس اوسکو چرنے سے باز رکھہ

جب چری وہ مرتع اعمال حسنہ مین فرا

یعنی چراگاہ ۱۲

جس سے ہو پندار و خود بینی مین آخر مبتلا

یعنی غرور ۱۲

سخت تر دیگر ریاضت مین اوسے لاکر بٹھا

ہون عبادت جملہ اوسکی پاک از کبر و ریا

یعنی غرور و تکبر سے ۱۲

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

حالانکہ وہ لذت مارنیوالے اوسکی ہی اوس حیثیت سے کہ وہ معلوم نکرے

مکر سے اوسکے تغافل کو نرکھہ ہرگز روا

پر وہ قاتل ہے کہ جیسے چرب کھانا سم ملا

واسطہ مرتاض کے لیکن پہر اوسی شہر اوٹھا

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِنَ التُّخَمِ

پس بہت گرسنگی سخت کہ بدتر ہو سیریون سخت سے

جو عیان ہوتے ہین وقت امتلاؤ اشتہا

جیسی ہوتے ہین عیان کیا کیا امور بد نما

یعنی گناہ سے

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اور لازم پکڑ نگاہ رکھنا پشیمانی کا تا سیر معاودت نکرے تو

غیر واجب دیدہ بازی سے ہی جنکو پر کیا

جو تجھے منظور ہے اے چارہ جوی نفس بد
معصیت سے کر غذا ہین اوسکی تو ہرگز عطا
کیونکہ ہے اوسکو غذاے معصیت محبوب تر
ہے غذا قوت فزای شہوت مرد حریص

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى

نفس مثل طفل شیرخوار کے ہے کہ اگر اوسکو اوسکے حال پر چھوڑ دیا اور

ہے مثال اس نفس کی مانند طفل شیرخوار
شیر نوشی سے اگر رکھا نجاے طفل باز
آخرش پہونچے وہ رفتہ رفتہ تا حد بلوغ
ہے یہی اس نفس امارہ کی بھی حالت کہ وہ
دیکھنے مین تیر کے جیسے کہ ہے اصلاح طفل

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ

اگر اصلاح نفس چاہے تو پھیر دے اوسکی خواہش کو اور پر اوسکے

جو تجھے منظور ہے تہذیب نفس اے چارہ جو
خواہشوں پر اوسکے کر اوسکو نہ ہرگز حکمران
خوار ہو محکوم نفس ناسزای بد سرشت (یعنی غالب)

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

تا رہے وہ سرکشی سے دور تر وسنگماد
[illegible]
اوسکی خواہش پر نہ ہو تو اوسکا جو یای رضا
ایسے مطعومات کے جانب نہ دے رغبت ذرا
جو کہ ہے بسیار خوار و بے تمیز و بے حیا

حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

تو سیانا ہو کے بھی پی رہا ہے کہ حریص اور پیر شیرخوار بھی اور اگر اوسکو

خیر ناممکن ہے جو وارستہ عصیان ہو
رات دن یکسر او ہی ہو جاے قباحت مین بڑا
شیرخواری کی مگر قائم بدل حرص و ہوا
فربہی حاصل کرے کھا کر کے عصیان کی غذا
ایسی ہی لازم تجھے اصلاح نفس ناسزا

اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

یہ تحقیق ہوائے نفس جس شخص کا کہ حاکم ہو وے دشمن اوسکو

حب معصیات سے اوسکو بسوے خیر لا
خود سری سے اور ہو جاے نہ سرکش ہر بلا
ناسزاواری مین ہمسر گردہ ہر ناسزا (یعنی ہمسر ہر نالائق نہ ہو)

وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

تاکہ ہوتا دعوت مہمان کا اوسکے ساز و برگ
وای نادانی کہ مہمان کی نجانی اوسنے قدر
ورنہ کرتا کچھہ تو حاضر توشۂ حسن عمل
بلکہ دیکھا اوسکو با چشم حقارت اسلیے

لَو کُنتُ اَعلَمُ اَنّی مَا اُوَقِّرُہٗ

اگر مجھو معلوم ہوتا کہ مین تعظیم [illegible] عزت تیری کی نکرونگا تو کہہ سکونگا

جانتا اے کاش مین اس امر کو بابخت
سر کو رکھہ لیتا چھپا کر اپنے با رنگ خضاب
کردیا لیکن ہوائے نفس نے بے اختیار

مَن لِی بِرَدِّ جِمَاحٍ مِن غَوَایَتِہَا

کون ہے فریادرس مستعد واسطے پھیر دینے بازی سرکشی کے گمراہی سے

ہے کہان وہ رہبر فریادرس جو نفس کو
جیسی کرتی ہین بحکمت بدعنان گھوڑونکو رام

فَلَا تَرُم بِالمَعَاصِی کَسرَ شَہوَتِہَا

اگر انقیاد نفس مطلوب ہے پس مت کر نافرمانیہای خدا توڑنی خواہش

جبکہ قائل کر چکا فریاد با عجز و نیاز
تب بنا بر صحت و اصلاح نفس پر فتور

ایک بیک پہونچا دبل کو بان جو میری سر پہ آ
یہ نہ سمجھا ہے وہ قاصد قہرمان مرگ کا
وقعت مہمان جو ہوتی اوسکی آنکھون مین ذرا
اوسکی جانب سے وہ بے توقیر ناتبیان رہا

کَتَمتُ سِرًّا بَدَا لِی مِنہُ بِالکَتَمِ

تو چھپا لیتا مین سر کو کہ ظاہر ہوا اوسی سر سے بڑہاپا خضاب سے

لا سکونگا حرمت پیری نہ مین اصلا بجا
تا نہ بنتا آج آماج ملامت برملا
اب نہین ممکن نجات اس سے کبھی بے رہنما

کَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الخَیلِ بِاللُّجُمِ

جیسے کہ باز رکھا جاتا ہے غصہ و سرکشی اسپان ساتھ لگامون کے

باز رکھے سرکشی سے زود تر بہر خدا
دے لگام اونکو براہ راست دیتی ہین لگا

اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّی شَہوَۃَ النَّہِمِ

یہ تحقیق نفس حریص معصیہ کا ہے اور طعام قوی کرتا ہے حرص مرد بسیار خوار کو

غوغیون سے نفس سرکش کے بسوی رہنما
ملہم غیبی سے فرمائی گئی اوسکو دوا

یعنی فرشتۂ غیب سے

بظاہر خالص غرض ہو وہ نصیحت کہ مجھکو تو بیچ ترک عشق کے لیکن میں متہم ہوں

اِنِّی اتَّهَمْتُ نَصِیحَ الشَّیْبِ فِی عَذَلِی

اور میں ایسا بدگمان ہوں کہ بدگمانی کی میں نے پیری پر جو ناصح ہے بیچ ملامت کرنیکی

اے ملامت گو اگرچہ ہیں تیرے اندرز و پند

پر نہیں سنتا ہوں میں اون سکو باسمع قبول

بلکہ اس سے تازہ ہوتا ہے غم و اندوہ عشق

ناصحا میں آدمی وہ ہوں سراپا بدگمان

گو کہ پیری ہے بلا شک بے غرض ناصح امین

پند پر تیرے نہیں ہوتے ہیں گوش دل نواز
یعنی گوش دل متوجہ

مخبر صادق ہیں دونوں پیری و موی سفید

فَاِنَّ اَمَّارَتِی بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ

بدرستیکہ نفس بد فرمان میرا پند پذیر نہوا ۱۲

یعنی انجام عاقبت سے
ہے عواقب سے یہ نفس پر خسارت بیخبر
یعنی پر نقصان ۱۲

گو کہ یہ دونوں رسولان اجل ہیں آشکار

وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرَی

اور مہیا نکیا نفس امارہ میرے نے توشہ کار نیک سے

نفس ناہنجار کی پہونچی یہاں تک سرکشی

عاشق بہ تحقیق سرزنش ملامت کرنیوالوں سے بیچ کر رہا ہے اگر گوش شنوا نہیں رکھتا ہے

وَالشَّیْبُ اَبْعَدُ فِی نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

حالانکہ پیری سب لوگوں سے دور ہے بیچ نصیحت کرنے کے بدگمانیوں سے

ترک عشق یار میں بیرون ز اغراض ہوا
یعنی خالی غرض ہای نفسانی سے

کیونکہ عاشق سرزنش سے لائموں کے ہے جدا
یعنی ملامت — ملامت کنندگان ۱۲

قول جامی شاہد عادل ہے میرے قول کا

جسنے کی پیری پہ اپنے بدگمانی بر ملا کو

کیا تری ہستی کہ جب میں بدگمان اوس پر ہوا

عشق کے غلبہ نے ایسا بیخبر مجھکو کیا ۱۲

گوش جب اونکی نصیحت پر نہیں پھر تو کہا ۱۲
یعنی یہ تیری کیا حقیقت

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْهَرَمِ

ضعف کی
نادانی اپنے سے ساتھ ڈرانے والے کی کہ ظہور موی سفید لحوق پیری ہے

جو ظہور شیب پیری سے نہ کچھ خائف ہوا
یعنی موی سفید

پر نجھورا عشق نے تا ہو نصیحت آشنا

ضَیْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِی غَیْرَ مُحْتَشِمِ

واسطے مہمانی اوس مہمان کی جو اوترا میرے سر پر اوس وقت میں کہ وہ

نیک سامان سے مہیا کچھ نہیں اوسنے کیا

[illegible]

معترض سے اپنے فرمایا یہی ہے اصل راز
برزخ محبوب ایسے ہوگئی ہے نقش دل
یعنی صورت معشوق ۱۲
کردیا جسنے مجھے گم کردہ ہوش و خرد

یَا لَائِمِی فِی الْهَوَى الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَةً

اے ملامت کرنیوالے میرے عشق مین کہ جو متعلق ہے عذرا سے یا پچ

ناصحا اونے تامل سے یہ تجھپر ہو عیان
خاص وہ جسکو بنی عذرا سے ہے نسبت درست
عذر میرا جو تیری خدمتمین ہے درباب عشق
ناصحا ہوتا جو وصف عدل سے تو بہرہ ور
کسلیے ہے عاشق ناکام از خود بیخبر
یعنی نامراد
عدل ناکام حالی ولا سر ہے مستتر

عَدَتْكَ حَالِی وَلَا سِرِّی بِمُسْتَتِرٍ

پہونچا تجکو حال میرا اب راز میرا چھپ نہین سکتا ہے

پھر کہا کہا کرے حسرت ظہور راز پر
یعنی راز عشق
دل کی بیتابی سے جو رہتا ہو نہین نجوز راز
ہو نہ زائل دلکی بیماری کسی تدبیر سے
کیونکہ دو غماز ہین ہر وقت میرے دشمن
محضتنی النصح لکن لست اسمعہ

مَحَّضْتَنِی النُّصْحَ لٰکِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

جسپہ استدلال میری حال سے تونے کیا
دوسرے کی اوسمین اب باقی رہی مطلق جا
عشق ہے جو واسطے لذات کے ہے بدبلا

مِنِّی إِلَیْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

قبول کر جو عذر کہ میری طرف سے ہے طرف تیرے اگر تو منصف ہوتا ہرگز

عشق مین تہذیب انسانی نہین رہتی بجا
یعنی انسان آدمیت سے کہہ جاتا ہے ۱۲
عذر کے اوسکی سماعت ہی مجھے لابد روا
یعنی ضرور ۱۲ — یعنی مصنف
گر پذیرا اوسکو تو اے دادگر بہر خدا
پاک رکھتا مجکو تشنیع و ملامت سے سدا
یعنی طعن ۱۲
کب شناعت کو پذیرا کر سکے ایسا بھلا
یعنی ملامت ۱۲

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِی بِمُنْحَسِمِ

غمازون اور عیب جویوں سے نہ بیماری مری امکان انقطاع کا رکھتی ہے

اے ملامت گو میرا اب حال تجھپر کھل گیا
عیب جویون سے نہین زنہار امکان خفا
یعنی ہرگز ۱۲
اب مجھے بے سود ہے کرنا ملامت ناصحا
لاغری جسم نا ہموار و سیل اشکبار

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِی صَمَمِ

اگر گرفتار دام محبت نہوتا ہرگز نہ ٹپکتیا آنسو ہیت

ان دلائل سے مخاطب کی گمان کو کر غلط
جو نہوتا جاگزین سر مین ترے سودای عشق
کیون تیری انکھو نسی ہوتی یک بیک ساون بہے
خوب تر ثابت ہوا اس سے مجھی اے نا شکیب

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

پس کیونکر انکار کرتا ہے تو عشق سے بعد اسکے کہ گواہی دی

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَضَنًى

اور کیونکر منکر ہوتا اوس کے بعد اسکے کہ لکھا ہے اندوہ عشق نے اوپر دو اعضا کے

جبکہ گذری حال مضطر پر ترے عادل گواہ
جوش زن ہی ایک تو انکھو نسے طوفان سرشک
تیسرے دو خط نمایان ہین جو عارض پہ ترے
ایک ہمرنگ گل بابونہ دیگر نار گل
راست گفتہ شاعری شیرین بیان و خوش کلام

نَعَمْ سَرَى طَيْفُ مَنْ أَهْوَى فَأَرَّقَنِي

ہاں سچ ہے سرایت کی ہر رنج محبوب نے پس نیند آیا تیرے کو پس بیخواب کیا مجھے

جب ہوئی ہر سمت سے انکار کی مسدود راہ

ہیچ یاد آثار منازل محبوب کے اور خواب سے ہوا بکاؤ اہل نہو ذکر ان علم

کر دیا اوسنے ثبوت عاشقی جب پھر کہا
کیون بیاد منزل محبوب کر[illegible]
ذکر بان و علم کے اے گرفتار بلا
فی الحقیقت ہے تو دیوانہ کسی ہوشیار کا

بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

اوسنے اوپر تیرے گواہ ان عادلون نے کہ اشک چشم و بیماری ہے

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلَى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

کہ وہ مثل بہار یعنی گل بابونہ ہو زردی مین اور دوسرا مشابہ گلنار کی ہے سرخی مین

پھر مجھے کب عشق سے باقی رہی جای ابا
ناتوانی جسم کی ہے حرقت دل کی گواہ
لاغری و اشک جنگو کاتب غم نے لکھا
اب خفای راز دل دشوار تر تجھپر ہوا
کے تواند کس نہفتن بوی مشک و عشق را

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

حالانکہ محبت دال ہوتی ہے درمیان لذتون کی رنج اور اندوہ

تب لب اقرار کو ناچار کر عاشق نے وا

ہو مخاطب نفس سے کہتا ہے قائل برملا
اے بہ بیتابی و بیخوابی و زاری مبتلا

کیا سبب جو دیکھتا ہون تجکو مین اندوہناک
منقلب کیون ہو تیری کیفیت طبع رسا

کیا تجھے یاد آگئے ہمسایگان ذی سلم (یعنی غم آلودہ)
جو روان ہین اشک خونی از درون دیدہا

یا چلی باد محبت کاظمہ سے اسلیے (نام مدینہ منورہ)
ہوگئی اسباب تیری تاب و طاقت کی ہوا

یا بظلمات شب ہجران اضم سے تابناک (نام کوہ مکہ، یعنی روشن)
برق انسیت ہوئی جسنے تجھے گریان کیا (یعنی دوستی)

ذی سلم نام ایک موضع کا ہے جو درمیان مکہ و مدینہ کے ہے ۱۲

فما لعینیک ان قلت اکففا ہمتا
وما لقلبک ان قلت استفق یہم

پس کیا ہوا آنکھون تیری کو کہ اگر کہو باز رہو زیادہ روتی ہین
اور کیا ہوا تیرے دلکو کہ اگر کہو تو کہ ہوش مین آ زیادہ بیہوش و تحیر ہوجاتا ہے

کیا ہوا آنکھونکو تیرے جو نہین ہین بے سبب
ہی نہین کچھہ کام اونکا گریہ و زاری سوا

باز رکھتا ہے تو ہوتی ہین اسی گریان فزار
بہتے ہین اشک خونی دمبدم بی انتہا

کیا ہوا دلکو تیرے جو بیخود و بیہوش ہے
ہوش مین لائے تو ہوتا ہے خودی سے بہی جدا

جو نہین ہے سینہ و سر مین تیرے سودای عشق
دیدہ و دلکو تیرے پہر ہوگئی ہے کیا بلا

ایحسب الصب ان الحب منکتم
ما بین منسجم منہ ومضطرم

آیا چاہتا ہے عاشق کہ بہ تحقیق عشق اخفا قبول کرتا ہے
بیچ انکے اشک ریز کی محبت سے اور بیچ دل شعلہ اوڑنے کے حرارت عشق سے

باوجود اسکے نہ پایا جبکہ سائل نے جواب
تب مخاطب سے بایں الفاظ متکلم ہوا

کیا گمان ہے عاشق پرسوز کو اسکا کہ وہ
عشق کو اپنے کرے پنہان بچشم ماسوا

جبکہ آنکھون سے روان ہے متصل سیل سرشک
مشتعل ہے دلمین ہر دم نار عشق دلربا (یعنی روشن ہے، یعنی معشوق)

لولا الہوی لم ترق دمعا على طلل
ولا ارقت لذکر البان والعلم

ذات اوسکی بے نیاز اور جملہ اوسے بانیاز
ہے وہ بے پروا اگر سب خلق کا حاجت روا

زان پس اوس فخر نبوت پر درود بیکران
سب مظاہر نور سے جسکی ہوئین صورت نما

نام اوس محبوب کا آرائش سیمای عرش
ذات اوسکی مظہر انوار ذات کبریا

رحمت حق اوسپہ ہو ریزان بپای دمبدم
سلسلہ جبتک مسلسل ہے جہان کی نظم کا

آل و اصحاب رسول ایزدی پر بھی مدام
ہو نزول رحمت و رضوان رب کبریا

پھر ہوئی آمادگی خاطر حیدر کہ نظم
ترجمہ بردہ قصیدہ کا کرے اردو مین لا

پر سبب مقبولیت کا اوسکی اول ہو بیان
تا کہ عظمت اوسکی ہو نقش دل اہل ولا

شیخ شرف الدین محمد ساکن ملک مین
ہو گیا ایک وقت فالج مین یکایک مبتلا

نظم کر اوسکو بہ لطف احمدی لایا رجوع
خواب مین دیکھا کہ حضرت نے دیا دست شفا

تن پہ ناظم کے کہ جس سے ہوگیا زائل مرض
ایک چادر بھی ملی خلعت مین اسکی یادرا

وہ عطای شب بیداری بھی پائی پیش خود
عارضہ کا کچھ نشان تن پہ مصنف کی نہ تھا

جسسے پایا اوس قصیدہ نے یہ بردہ اشتہار
ترجمہ جسکا بفارسی چادر و تازی ردا

اوس قصیدہ پاک کی یہ ابتدائی شعر مین
کی مترجم نے ہے جنسے ترجمہ کی ابتدا

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيرَانٍ بِذِي سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرَى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

آیا بسبب یاد دلانے احباب کے کہ ساکنان ذی سلم کے مین
ملا یا تو نے ساتھہ خون کے اشکونکو کہ روان ہوئی درونہ چشم سے

اَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ
اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ اِضَمِ

یا چلی ہوا محبت جانب کاظمہ سے کہ نام مدینہ منورہ کا ہے
یا چمکی برق دوستی نشیب تاریک کوہ خم سے جو تجھ کو گریہ میں لا کر استغراق کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہی وہی ذات مقدس لائق حمد و ثنا — ایک کن سے جسنی کی سب آفرینش کی بنا

آسمانونکو کواکب سے کیا آراستہ — جن و انسان سے کیا فرش زمین و نو فزا

واہ کیا حکمت سے کی مبسوط یہ خاکی بساط — جو ہر سیال پر جسکو نہین جنبش ذرا

کیا عظیم القدر ہے اوس صانع قدرت کی شان — جسنے کیا کیا صنعتین اپنی جہانمین دین دکھا

عین حکمت ہی کرے سود و زیان جو کچھ پدید — کام مین اوسکی نہین گنجایش چون و چرا

ہر وہی فرمانروا ہے خلق سب فرمان پذیر — ہے وہ شاہنشاہ ہم سب اوسکی کوچہ کی گدا

کسکو یارا جو چلے اوسکی مشیت کی خلاف — کسکو قدرت ہو کرے جو سرکشی اوس سے ذرا

Sharah Kasida Burdah

بعوض ثناء محبین و مکافات فضل خلاق زمن

شرح نظم نادر بیان حل المتن اردو زبان مع تحت لفظی ترجمہ اردو معروف بہ

شرح قصیدہ بردہ

۱۲۹۶ ھ

نتیجہ طبع وقاد سخنور صاحب علم و ہنر مولوی غلام حیدر صاحب متخلص بہ حیدر رئیس قصبہ گوپامئو نے

مطبع نامی منشی نولکشور میں بخوش اسلوبی چھپی

377.

53 D 55

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.

Presented

by

Munshi Newul Kishore.